پنج گنج چشتی

پنج گنج چشتی

سنہ ١٣١٣

مصنفہ حضرت عالم اکمل و فاضل اجل شہباز منازل طریقت و شریعت

محمد عمر الدین صاحب چشتی النظامی متخلص بطالب گدہ تشنگری دام

بدرخواست مولوی احمد جان صاحب مدرس ایم بی سکول گوجرانوالہ

بمطبع ... باہتمام ... فاضل المولوی غلام محمد صاحب ... مطبع ... طبع ہوئی

(دفعہ اول)

[illegible] ج تک کوئی ایسی کتاب اذکار اشغال و مراقبات کی [illegible]

[illegible] سکو پورا [illegible] سکے اور سالکان [illegible] کے لئے یکساں طور پر نور فیضان

[illegible] نہیں آ [illegible] واسطے عام لوگوں کے [illegible] ہستی بخش تابدہ

[illegible] گئے الحمد [illegible] گویا باغ اب توحید الٰہی و باغ ولایت حضرت رسالت

[illegible] بعلی الصدیقا [illegible] اصحابہ اجمعین کی آبادی کے خبر رساں ہیں پہلے ڈھولا

[illegible] عالب [illegible] پاس حضرت مخدوم کے صاحبزادہ بزرگ ارشد مولوی محمد علی

[illegible] شکر نے اطال [illegible] کی فی رضاہ ؎

[illegible] چو عمر نوح [illegible]

[illegible] چھپایا اور باقی تصانیف شریف کی ایک فہرست [illegible] شائقین

[illegible] شہرت دنیوی اور افشائے راز پنہانی تصور فرما کر باوجود

[illegible] طبع دیئے [illegible] دریا دیا [illegible] عاجزانہ درخواست کو خواہ ملی خاطر

[illegible] علامی ہمارا [illegible] گنج شکر [illegible]

[illegible] حضرات [illegible] اہل بہشت رضی اللہ عنہم اجمعین زبان ہندی میں جلوہ ظاہری

[illegible] فرما کی [illegible] چشتی و قادری وغیرہ صاحبان کی خدمت عالیہ میں [illegible] جواہرات

[illegible] تذکرۃ الاولیاء [illegible] گنج کی ضخامت [illegible]

[illegible] الملتمس [illegible] احمد خان عفی عنہ مدرس ایم بی سکول گوجرانوالہ ۔

سب کچھ نفی اثبات میں شامل
یہ بولی بانی
تک کھینچو لا
نفے تک پوہنچاؤ
تم سے داتا
اثبات ہے نفی اثبات
دیا مار گواؤ
انا نحن کو جس نے کھویا
سن ساد ہو تو پاک لطیفہ
ظاہر کو تم مار گواؤ
ظاہر کو تم بندہ جانو
باطن شاکر ظاہر داسا
نام احمد سے یاری چاہو
محمد رسول اللہ سر میں راکھو
باجھ محمد اور کچھ ناہ
ساد ہووے وحدت میں گویا
برزخ صفت سنگ ورد مدامی

وہ بوبجھے جسکا گور کامل
مت تو جان ذکر زبانی
الہ سبھے موہنڈ ہو دا
الا اللہ کو دل پر لاؤ
بے لطایف نفی اثباتا
انت جانو گور کی ذات
جتول دیکھو انت پاؤ
خود ہی انت انت ہو یا
تیرا سارا بدن لطیفہ
باطن کو اثبات بناؤ
باطن کو معبود پچھانو
گور چیلے کا بن رہیا باسا
احمد نام سیس من ماہو
یا من میں مزا حقیقت چاکھو
شہود وجود اور وحدت ناہ
انا عرب بے عین کیا ہو یا
تب تو ہووے مرد تمامی

دہرت اگاس شہود نمود ایہہ سب صورت لاگی رہے
جب طالب کو مطلوب کہلائی شافی پوری فنا کی رہے

در بیان اثبات

الا اللہ الا اللہ بولو
جب حواس کو ہوئی مات

اوسکے معنے دل میں تولو
باقی الا اللہ اثبات

5/423
AUG 2001
297.42
34

ذات موصوفی باقی جانو — اور سبھی کچھ فانی مانو
موجود قدیمی ہے موجود — لا مقصود نہیں مقصود۔
بود اپنی سے نظر اُٹھاؤ — ستگور پیارا من میں چھپاؤ
واجب گور کا لو موجود — بود اپنی کو کر نابود۔
وہ سمجھے جو گور کا پوتا — دنیا کے سر مارے جوتا
قلب روح کو ثابت کر — فیض اوسی کا من میں دھر
شدّ مدّ سے ضرب کو چھوڑو — کلا ہوائی نفس کی توڑو
اپنا آپا کر اثبات — من عرف نفسہ سنکر بات
نفی کو جب اثبات میں کھویا — مرنے سے تو گذر کھلویا
بعد اثباتوں ذاتی نام — اللہ اللہ کرو..... مدام
ابیا اعظم اسم بجھانو — جتول دیکھو اللہ جانو
اللہ اول اللہ آخر — اللہ باطن اللہ ظاہر
امکان وجوب اور دہرت اگاسا — نام اللہ کا بن رہیا باسا
تصور اس کا گور سے پوچھو — مراقبہ ظاہر باطن سوجھو
ظاہر باطن ایکو جانو — دوسر کو تم فانی مانو
بن گور اسکی سمجھ نہ آوے — جاپ اسکا کوئی ورلا پاوے
قلبی روحی ضرب لگاؤ — شدّ مدّ سے نام دھیاؤ
باراں تسبیح بہیئی تمام — نمت کر دم جہر کلام۔
چشتی قادری اور شطاری — یہی خلاصہ رکھن جاری

اویس کہوں گورچشت کو جس ایہہ فرمائی بانی رے
طالب سب سادھو نکی دہوڑ ایہی ست سمائی رے

فقط

سِرّانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پرم الشر بہہ روپا سائیں   اسم اور صفت رچو کل ماہیں
ہیں قربان بہتیر کیے بالم   میں مظہر تو ظاہر عالم
بہتیر میں کیا کھیل رچایو   سبحانی کا گاون گایو
دیکھت سنوت بولت میتا   کر سنگت سب کا من جیتا
جس کے اندر کرو ٹھکانہ   کافر رند کہیں ستانہ
قرب نوافل جس کا نام   میتم جی کا اصلی گام
جھکے باہر ڈیرہ لاوے   اوسکو شیخ اور قطب بناوے
جمع کون کر لقمہ کھایا   کل شیئ محیط فرمایا
چیلہ گر کے اندر وڑیا   گرو رہا اور چیلہ مریا
پھر بھی واس میں رہیا   عبدہٗ ورسولہٗ کہیا
قرب فرائض صفت کہلایو   احد میں احمد چھپ کر آیو
اوہی باطن اوہی ظاہر   بہتیر سے ہو بیٹھا باہر
احمد مرسل نام رکھایو   مظہر کل میں روپ دکھایو
جسم مبارک مظہر جامع   وحدت کا ہے سورج لامع
معراج حضوری وصل اطلاقی   وصل عریان نور الٰہی باقی
شہر وحدت کا میت پیارا   سب کاملی سب سے نیارا

دیا وان مہاراج ہمارا
ایشر بستی کا پرمیشر
سائیں مجھ پر کرم فرماؤ
پنج تت نے کیا نکھدہ
جب ہاتھوں سے اوڑ گیا مورا
اوندھی گردن شرم کا مارا
توں بھگوان دیا کا ساگر
کیچڑ بھری ہے سنگی گودڑی
پھاں گیانی چاروں یار
پنجتن پاک نورانی صورت
انس ملائک ہیں متکلم

ترلوکی میں اپرم پارا
سنیاسی بیراگی ستگور
جنم جنم کے داغ مٹاؤ
بھرم دھرم نہیں پہاسدہ
اب کیا بولے مستک پھوڑا
در پر آن پڑا ہتیارا
دھو دے میری میلی چادر
دھو دے میری سنگی گودڑی
ان چاروں پر میں بلہار
برہمنڈ میں برہم کی مورت
صلے اللہ علیہ وسلم

طالب بنٹ اوہین کمینہ رو رو کرے دعائیں سے
سنگی گودڑی عیب بھری ہے دھو دی میری سائیں سے

در وصف خواجگان چشت اہل بہشت وسبب تالیف کتاب گوید

سادھو میرے نیکڑ آؤ
سب کے دل میں عرش سمایا
نکل گئی پربت کو رائی
سب کے جی میں ہر جی نہاماں
چشتی چاند سینے میں چڑھیا
چشتی گور نے جام پلایا
بھرم نگر سے بھیا اوداسی
خواجہ چشت کے میں بلہاری

مجھکو اپنا حال سناؤ
الرحمن احاطہ پایا
بند ساگر کے بیچ سمائی
سورج ذرہ بیں برماں
فیض الٰہی دل میں پڑیا
مظہر میں ظاہر چھپ آیا
چشت نگر کا تریا ہانسی
جس صفت اور شان نیاری

برہمنڈ کا بڑا برادر۔
یہاں پورکھ نفس الرحمن
تو مرشد میرا ایک سر شہتی
تمکو ہاتھ دیئے کی لاجا
مجھ عاجز پر کرو عنایت
تم سالک ہو یا مجذوب
سر جلی سے فارغ ہو کر
سر انا کا ذکر کماؤ
جمع کون یہ سر جلی ہے
عقل اوسکا سر انا ہی بہائی
انسان صغیر کا لے کر بانا
جسم کبیر کو باطل جانا
یہ حدیث اور نص سے باہر
اسلئے مسئلہ کہن آیا
جب سر انا میں ہو اتمام

بشن اوتاروں کا پرمیشر
عقل اول نفس کل کی جان
گنگوہی اور نظامی چشتی
کیوں بگاڑی یہ کسی نہ کا جا
چین بہری یہ کل کی ساعت
یا سالک مجذوب مرغوب
سر خفی میں ہستی دہو کر
مذکور یہی معروف ہو جاؤ
نفس الرحمن سر خفی ہے
انسان کبیر کی یہی بڑائی
بعضے سنتوں رب پچھانا
اواگون استھیا مانا۔
خلاف روائیت اس میں ظاہر
بعضے سادہوں نے فرمایا
سر انا میں راکھا نام

یاہند الولی عطا رسولا میں تیرا بھکیارو رے
محبوب خدا چشتی کے صدقہ تم ہو میری ساروے

باب اول در عینیت عالم ظہور

سن تو سادہو سگھڑ فہیما
یہ سب مظہر اسماء الٰہی
یا عرفان خدا کی صورت

جو پیدا کیا اوس رب رحیما
سمجھ حدیث اور آیت بہائی
یا استکمال صنعت کی صورت

صنعت صانع ایک پچھان
یہ جمع اکوان اور سارا عالم
ظہور اسماء ممکن کا بانا
دونوں مل کر بھیئے احدیت
مخلوق خالق کو ایک پچھانو
خالق صفت مخلوق کمال
اعیان ثابت ہو خالق بھیا
یہ سب اعیان موہوم استولا
خلق اور کون نہیں ہی مہمل
کل عالم جمع اکوان کی صورت
اکوان خلا اور عالم ملا
یہ عالم علوی سفلی سارا
ہوالاول صفت اطلاقی جانو
شہادت بن کر ظاہر آیا
لَاتَسُبُّوا الدَّہْرَ فرمایا
جو جانے اکوان کو باطل
بُدھ بدیا کے بیچ میں پھنسا
اندھ دھند اور بھرم بلیسا۔
ساپنچا چیر اگور کا پوتا
برہمنڈ کا بڑا برادر
محبوب خدا کے پگ کی دھوڑا

فعل فاعل کو واحد جان
تین حقایق حق سے سالم
اسم اور صفت واجب کا تانا
روح اکوان کا جان ہویت
یہ دونوں صفتاں رب کی جانو
دونوں ایک وجود سنبھال
اعیان خالق مخلوق ہو رہیا
سب کا رب رحیم اصولا
وما خلقت ہذا باطل
اکوان ہویّت رب کی مورت
روح اور جسم کا میلا بھیا
اسماء حسنے سے کیا پیارا
ہوالآخر صفت مقید مانو
غیب مثال ہو باطن چھایا
فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الدَّہْر آیا
وہی ڈشٹ اگیانی جاہل
بھرم گمان کی نگری بسا
کیا جانے برہمنڈ ہے کیسا
بھرم اور وہم کو مارے جوتا
دل چشتی کا پورکھ بہادر
مہاں پورکھ پر آتم پورا

سرت سوہاگن کا پورکھ پیارا
وہ سو پنچے مطلب کل سینارا

طالب حسن کے گہرب کا جیوگ جس کو کہیں سینسار رے
جو کہے جگت کو اوا گونا وہ جانو پورکھ ہتیارا رے

باب دویم در بیان مراتب عالم ممکن و عالم واجب کہ فی الحقیقت یک وجود دارد

سن رے پورکھ بیراگ کہانی — پرم آنند کی چشتی بانی
جب ایہہ بانی بان بتاوے — سالک سے مجذوب ہو جاوے
سالک مجذوب ہو بہیا انند — نہ دوکھ سوکھ نہ چون نہ چند
کل عالم کا دیکھ بازار — بہیے سالک برہمنڈ اسوار
برہمنڈ چھوڑ بہیا سنیاسی — سنت بہیے مجذوب اوداسی
ہو نگری کے دو بازار — ایک خلقی ایک امری یار
سادہو دیکھ گرنتھ الٰہی — لہ الخلق ولہ الامر آیت آئی
عالم خلق کو ممکن جانو — عالم امر کو واجب مانو
کونی اور الٰہی بولیں — عرش دونوں میں برزخ تولیں
عالم خلق ہے دو پرکالا — ایک سفلی ایک علوی بالا
سفلی کو ناسوت بتادیں — ظلمانی عنصری جسمی گادیں
قرآن میں کہیں آفاق شہادت — ہندی والے بولیں جاگرت
چار اوسکے ارکان بتادیں — پانچواں نفس شریر ملاویں
جسم ناسوت کو جان ہیولا — چار عنصر کا بہیا بگولا
آسمان دنیا کے نیچے ہے — پہن لباس عنصر کا بہنے
علوی ہے اوپر آسمان — نام اوسکا ملکوت پچھان
عالم النفس عالم الغیب — جانو نام اوسکا لاریب
عالم الغیب والشہادت آیا — وفی انفسکم حکم فرمایا

بعضے کہن مثالی ہوت
موجود بالفعل عالم افلاک
عالم اجرامی اور نورانی
نفس کل ہے اسکا مادہ
علوی روح اور اصل پچھانو
اصل اور عکس کا ایک وجود
علوی باطن سفلی ظاہر
سفلی ہے امکان کثیف
اعیان خارج بھی یہی پچھانو
عالم کونی اسکا ناؤں
کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ
عرشوں اوپر عالم امر
عالم خلق کو حادث جانو
قدیم اور حادث وصف الٰہی
عالم امر محیط بھائی
عالم امر ہے اندر باھر
امر رب خلقت مربوب
رب مربوب کا ایک وجود
ایکو ایک ہے ایکو ایک
عالم امر کو واجب جانو
واحدیت ہے عالم جبروت
الوہیت اوسکی ہے اوصاف
لامکان بھی یہی کہلاوے

عالم ارواح عالم ملکوت
طبع نفس شہوت سے پاک
ممکن لطیف اور ظل رحمانی
جس سے عالم بھیا آمادہ
سفلی عکس اور جسم پچھانو
استول سوکھم کا ایک وجود
غیب شہادت پر ہے ماہر
علوی جان امکان لطیف
ربوبیت بھی اسکو مانو
عرش خدا کے نیچے گانوں
عالم خلق پر ہے فرمان
ویبقیٰ وجہہٗ اوس کا ثمر
عالم امر قدیم پچھانو
جس کی دو عالم میں شاہی
عالم خلق پر چادر چھائی
خلقت مظہر امر ہے ظاہر
گیانی اسکو سمجھے خوب
مخلوق خالق کا ایک نمود
واجب کی ہے شان انیک
واحدیت وحدت خوب پچھانو
وحدت جان عالم لاہوت
اعیان ثابت ہو بھئے معاف
کل کونوں کا رب سداوے

غیب الغیب ہی اسکا نام   حقیقت احمدی بھیئی تمام
مربوبوں کی ارباب کر جمع   جالی جسم احمد کی شمع
جسم حضوری امر الٰہی   سایہ اوس کا جان خدائی
امر اور خلق حضرت کو مانو   ذات مطلق کا مظہر جانو
ظاہر مظہر کا ایکو رنگا   احد احمد کا ایکو انگا
اسلئے بھیئے شفیع خلائق   مہاں پورکھوں کے رہبر فائق
عالم امر کی طرفاں دو   جو یہ سمجھے گور مکھہ سو
اول ہے عالم جبروت   جس کو کہیں سکوپت پوت
اسماء صفات کی ہی یہ بستی   اس میں نہیں بلندی پستی
اُس میں اور نہ کچھہ سماوے   جوش اسمائی جال دکھاوے
جلال اور عظمت کا ہے یہ تھانا   شیون سلبی کا رکھے بانا
عالم ارواح بھی یہی بتاویں   کُن کا مرتبہ اس میں پاویں
اعیان ثابت بھی یہی لکھانو   موجود بالقوۃ اسکو مانو
غیب الغیب ہے اس کا نام   واحدیت گھر میں راکھے گام
عالم عقول بھی یہی کہلاوے   معلومات الٰہیہ ہی بتلاوے
جب سادھو اسمیں ڈیرہ لاوے   فانی ہو کر نفی سدا وے
مربوب مرے رب باقی ہے   کیا مربوب رب ہو بھیے
جبروت ملکوت کا رب پچھانو   ملکوت ناسوت کا ظاہر مانو
دوسرا ہی لاہوت خدائی   ذات بیرنگ کی وہاں دوہائی
یہ حجرہ ہے ذاتی خاصہ   کل عالم کا بھیا خلاصہ
یہاں ذات مطلق کا ڈیرا   اسماء صفات نیچے سمکیرا
کل عالم کے بھیتر باہر   کل کا مظہر کل کا ظاہر
روح مجرد کی طرح محیط   اندر باہر بھیا بسیط۔

حادث ہو کر بھیتر بہیا
عالم امر ہویت ذاتا
عقل اول اُس کا بہیا ہیولا
عالم امر ہے عین الٰہی
دیکھ آتم کا ایک ہے روپا
یہی ہویت نفس الرحمان

قدیم بہیا باہر ہو رہیا
سب میں ساری سب کا داتا
نفس طبیعت پات اور مولا
امر خالق کا روح کہا ہی
دونوں مل کر بھیئے الوپا
رب مربوب کی جسم اور جان

عالم امر ہویت ہو کر کل عالم میں بھرپورے
یہی ہو الظاہر و الباطن طالب کے من بسر پورے

باب سوئم - در بیان آنکہ جملہ عالم اعتبار یک حقیقت است و احوال دوزخ و بہشت کہ صفات یک ذات است و فرق درمیان آیت و حدیث و قول و فقہ کہ در اصل جملہ کلام اضافی الٰہی است

کل عالم اور جو کچھ وارد
کہنے کو برہمنڈ پسارا
اسم عین اور روح اور جسم
اعیان اسماء کا ظل بتادیں
روح کا ظل بہیا استوا
یہ کل منازل ہیں اعتباری
حباب دریا اور موج کنارا
وجود ظلی جو نظری آوے
اور سنو تم میرے بھائی
سُرگ جمال اور نرگ جلالی

لاموجود وجود نہ دارد
بیرنگ بے روپ نردھارا
یہہ سب ظل اللہ کی قسم
روح اعیان کا عکس بتادیں
اسماء صفات کا ذات ہے مولا
سب کی دیکھ ہے حضرت باری
اسماء صفات کا بہیا پسارا
یہہ کمال اسماء بتاوے
جلال جمال کمال خدائی
انسان حیوان سب صفت کمالی

کمال جمالی خوب پچھانو
کمال جلالی نرک میں رہے
جمال جلال کمال نیارے
حشر کے معنے ہیں انبوہ
بہشت دوزخ کا یہی گیان
اور سنو تم سنت اوداسی
معبود عروج اور عبد نزولا
حادث اور قدیم پچھانو
قدیم موجود بذات سداوہے
حادث کا نہیں جسم وجواہر
یہہ قدیم کا بوجہہ کمال
وجود عدم دو شیشے بہیئے
موجود عدم میں جلوہ کیا
خالق اور مخلوق برادر
کہیں خالق اور کہیں مخلوق
اعیان ثابت بن خالق بہیا
اسم اللہ سب کا جان خلاصہ
اسم رب کا جلوہ جانو
وجود ذہنی اور خارجی بہائی
اور نہیں ہے دوسر کوئی
نا ہوے ہے کرو پکارا
مقید مطلق اوس کا نام
مطلق ہو کر ظاہر بہئے

وہی مومن سُرگی مانو
ہر کوئی اوسکو کافر کہے
جمع ہوویں سب حشر ونٹے
اس کو سمجہیں سنت گروہ
سنو سنت لا کر کر دہیان
پرمیشر کی اُستت خاصی
نزول عروج میں بہیا شمولا
یہہ دونوں صفت خدا کی جانو
حادث غیروں ظاہر آوے
قدیم کا اوس سے جلوہ ظاہر
حدوثوں نظر پڑے ہر حال
ایک دو گنے سامنے ہے
اس کا نام مخلوق رکھہ دیا
یہہ دونوں رب کے جان نوادر
کہیں عاشق اور کہیں معشوق
اعیان خالق مخلوق ہو رہیا
صفت رب ہے اُس کا خاصہ
روح مثال اور جسم پچہانو
یہہ سب عکس اسماء الٰہی
ہو اللہ ہو اللہ او ہی۔
نرنکار ہے او انکارا
گرنتہہ الٰہی سو وہ تمام
مقید ہو کر مخفی رہے

حجاب اسماء میں چھپ کر آیا
پھر اعیان کا پردہ پایا

روح مثال اور جسم نگر میں
آن چھپے اوس فرضی گھر میں

ہوئے سمیع علیم بصیرا
صفت قدیم کلیم قدیرا

سنتا دیکھتا بولتا یارو
یہ صفت خدا کا آلہ سارو

بولے آپ سنے بھی آپے
آپ ہی دیکھے آپ ہی جاپے

جبریل ہوا احمد سے بولا
یہی قرآن عربی ہیں کھولا

احمد بن کر کرے ہدایت
یہی حدیث نبوی کی آیت

اصحاب ولی بن بولا بانی
اس کو قول اور فقہ پچھانی

عام ہو بولا بیچ زمانے
یہ سمجھ کہانی اور فسانے

یہ سب جان کلام اضافی
اسمیں نا کچھ مانگ معافی

آپ سمیع اور آپ کلیم
جانو ذات غفور الرحیم

ناسوت ملکوت جبروت لاہوت تا سب درجات اعتباری رے
ظہور نور اسم اور ذاتا طالب اس میں ساری رے

باب چہارم در معنی قوله تعالےٰ۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ ثم رددناه اسفل سافلین۔ اور احوال درجات نزولی ومنازل عروجی حضرت انسان مع مسایل جداگانہ

جو کچھ ہے سر جیو رب رحمان
اونکا جڑھ اور اصل انسان

مرد کامل ہے روپ الٰہی
کل روپوں میں اوسکی شاہی

اول ما خلق اللہ نوری
سب کی جڑھ ہے ذات حضوری

حقیقت انسان اس کا جلوہ
جس سے عالم گینا بلوہ

مظہر اوس کے ہیں بہہ بہاتے
رنگ بیرنگے چپ چپاتے

ہر مظہر میں نام علیحدہ ۔ شکل مظہر پر کرو مشاہدہ
قلم اعلےٰ اوسکا نام اجمالی ۔ لوح محفوظ تفصیل کمالی
اول مظہر ہیں عقل اول ۔ قلم اعلےٰ روح اعظم افضل
لوح محفوظ دوئم میں جہایئو ۔ سویم عرش کرسی ملیں آو
سات آکاس ہیں چوتھا مظہر ۔ پنجم جانو چاروں عنصر
موالید ثلاثہ چھٹا پچھانو ۔ حضرت انسان ساتواں مانو
حقیقت انسان بیچ پچھانو ۔ پہل سول مرد کامل کو مانو
مبداء العروج انسان کو کہیں ۔ منتہی النزول بھی اسکو کہیں
لاہوت جبروت عروج انسانی ۔ ملکوت ناسوت نزول بکہانی
وحدیت اس کا اصلی گانوں ۔ اسماء صفات ذات کا تہانوں
اعیان ثابتہ ہے اس کا ظاہر ۔ اعیان خارج ہے جسم مظاہر
ذات مطلق جب لایا ڈیرا۔ ۔ حقیقت انسان بہیا بسیرا۔
اسکے چار مکان نزولا ۔ چار حجاب میں چھپ کر بہولا
روح مثال اجسام بتلاویں ۔ چوتھا جمع الجمع ملادیں
امکانی اور الٰہی اکٹھر ۔ مل کر جمع الجمع مقرر
مبداء العروج اور منتہی النزول ۔ بھی جمع الجمع بقول
انسان کامل کی یہہ دہاری ۔ ہوئیت رب کی اس میں ساری
رب مربوب کا ایکو انگا ۔ دیہہ آتم کا ایکو رنگا۔
عالم اجسام میں آکر بہولا ۔ بہول اور سہو کا بہیا ہولا
جب اصلی وطن کو چاہے جانا ۔ تین منزل ہیں کرے ٹہکانا
اول عام دویم ہے خاص ۔ سویم سمجھو خاص الخاص
یہو تینوں منزل ہیں معراجی ۔ عروج میں انکی نوبت باجی
اول عام انتقالی منزل ۔ مومن کافر اس میں شامل

ہر مظہر میں نام علیحدہ
قلم اعلےٰ اوسکا نام اجمالی
اول مظہر ہیں عقل اول
لوح محفوظ دوئیم میں جہانیو
سات اگاس ہیں چوتھا مظہر
موالید ثلاثہ چھٹا پچھانو
حقیقت انسان بیچ پچھانو
مبداء العروج انسان کو کہیں
لاہوت جبروت عروج انسانی
وحدیت اس کا اصلی گانوں
اعیان ثابتہ ہے اس کا ظاہر
ذات مطلق جب لایا ڈیرا۔
اسکے چار مکان نزولا
روح مثال اجسام بتلاویں
امکانی اور الٰہی اچھر
مبداء العروج اور منتہی النزول
انسان کامل کی یہہ دہ دہاری
رب مربوب کا ایکو انگا
عالم اجسام میں آکر بہولا
جب اصلی وطن کو چاہے جانا
اول عام دوئیم ہے خاص
یہو تینوں منزل ہیں معراجی
اول عام انتقالی منزل

شکل مظہر پر کرو مشاہدہ
لوح محفوظ تفصیل کمالی
قلم اعلےٰ روح اعظم افضل
سوئیم عرش کرسی ملیں آنو
پنجم جانو چاروں عنصر
حضرت انسان ساتواں مانو
پہل ہول مرد کامل کو مانو
منتہی النزول بہی اسکو کہیں
ملکوت ناسوت نزول بکھانی
اسماء صفات ذات کا تہانوں
اعیان خارج ہے جسم مظاہر
حقیقت انسان بہیا بسیرا۔
چار حجاب میں چھپ کر بہولا
چوتھا جمع الجمع ملادیں
مل کر جمع الجمع مقرر
بہی جمع الجمع بقول
ہوئیت رب کی اس میں ساری
دیہہ آتم کا ایکو رنگا۔
بہول اور سہو کا بہیا بہولا
تین منزل ہیں گرے ٹہکانا
سوئیم سمجھو خاص الخاص
عروج میں انکی نوبت باجی
مومن کافر اس میں شامل

ساتھ ریاضت اور مجاہدہ — پایا جس نے نور مشاہدہ
کشف کونی سے ساتھ طریقت — کشف حق کی ملی حقیقت
تمام منازل سے ہے واقف — عالم کون اور حق کا عارف
چوتھا جان مجذوب ہے سالک — جو پہلے کشف ہو حق کا مالک
جذب الٰہی ہاتھ اوٹھایا — بدون مجاہدہ اصل میں چھایا
کشف الٰہی حاصل ہویا — باہر بہتر نور سمویا
جب کشف الٰہی میں پیر لو — سب کونوں میں نور ہو بھر لو
کشف حقی پہلے ہویا ظاہر — پھر کشف کونی سے ہویا ماہر
سب درجوں کا عارف بھیا — شرع شریف مطابق رہیا
یہ دونوں مرشد وقت پچھا لو — ان دونوں سے بیعت آلو
ناقص کو پھر کامل کریں — کامل سے اکمل کر دھریں
تیسرا عروج ہے خاص الخاص — اس کو سمجھے با اخلاص
یہ معراج نبیؐ کا آیا — اسریٰ بعبدہ حکم فرمایا
وجود بشری کے ساتھ سدھایا — عرش کرسی پر ڈیرہ لایا
کون و مکان کے وطن کو چھوڑا — تعین اول میں گھر لوڑا
قاب قوسین کی بنکے روح — کل عالم کی بھیئی فتوح
او ادنیٰ میں جا کر بسے — وصل معنوی روح میں رسے
وصل صوری تھا عرش مکبر — وصل نوری لوح محفوظ منور
وصل اطلاق ہو کل پر چھائے — عالم امر کا روح بن آئے
وصل معنوی حضرت او ادنیٰ — عبد معبود مل بھیا خدا

اول آخر ظاہر باطن انسان بنکر آیو رے
حقیقت انسان کی بن صورت کل مظہر میں چھایو رے

معنے آیت ولقد کرمنا بنی آدم - اور صفت انسان کامل مطابق اس آئیت شریفہ کے

ساقی فیض خدا کی ساگر / بھر دے میری پھوٹی گاگر
رب کی رحمت کا تو آلہ / ظہور تیرے سے بہیا اوجالہ
کل اشیائے ہے اسم الظاہر / اسم باطن پر تو ہے باہر
تو کل اشیاء کا باطن کامل / ظہور الٰہی تجھ پر شامل
وجوب امکان میں برزخ لامعہ / قدیم حدوث میں شیشے جامعہ
خلق خالق میں رابطہ نوری / تجھ سے پہنچے فیض حضوری
کل خلقت کو ملی امداد / قلب تیرے سے ہو دلشاد
وجود عنصری کے رو سے حادث / وجود علمی سے ازلی باعث
سب اعیان سے پہلے فایق / ہو الاول اوصاف کے لایق
ہو الآخر سب سے آخر آیا / کل مظہر کو ثمر دکھایا
عنصری بنکر ظاہر بہیا / روح مجرد سے باطن رہیا
ظاہر باطن اول آخر / ظہور تیرے سے ہویا صادر
بہر میں جانا ذات خدا / ان اسمیں موصوف بہیا
انسان کبیر کا بڑا برادر / سب لوگوں کی صفت پر قادر
خواجہ چشتی نام رکھایا / کل عالم کا شیخ بنایا
کامل الصفت ہو بہیا خلیفہ / انا بیدی کا کیا وظیفہ
کل اسماء صفات کا مظہر / کل خلقت کا بہیا منوّر
یا سیر آقا متعالی / میں کب کا در پر کھڑا سوالی
مجھ پر کیجو شفقت عنایت / محویت ذات کی کر و عنایت

سُن تو ساد ہو اہل طریقت
انسان اجمال عالم تفصیل
دو نشاء عالم میں کامل
کامل میں اک نشہ ہے اولیٰ
انسان ہے فی الارض خلیفہ جا نو
صورت عالم کا روح کہلاوے
خلافت اوسکی سے آبادی
پہلے فیض سے تجلّے ذاتی
پہر اوس سے سب پر نازل ہووے
اوسکو فرد عالم کا جانو
جب تک اوسکا نہیں ظہور
جہان دنیا سے جب وہ جاوے
حقایق ممکنات سے اول
وس نور سے عالم پیدا کیا
وہ رتبہ ہیا تعیّن اول
حقیقت محمّدی اوسکو جانو
پہر اُس میں رحم خلقت کا پایا
دشمن دوست کی خیر خواہی
انبیاء اولیا کل اول آخر
پہر فرد محبوب اور قطب مدار
اوسی وجود کا جلوہ جانو
عقل اول کا بڑا برادر
جب عقل اول کا ہیا ظہورا

انسان کامل کی کل حقیقت
حقایق سے انسان نہیں
ایک ممکن دوجا واجب شامل
جس کو کہیں خلافت مولیٰ
روح نفخ سے نور پچہانو
فیض عالم کو اوس سے آوے
کل عالم میں بہیئی کشادی
مرد کامل کو دے حیاتی۔
کل عالم کی آفت کہووے
قطب مدار بہی یہی پچہانو
اوسکے مرتبہ سے ہے نور
روح اوس سے فیض تجلّی آوے
فرد اعلیٰ کا نور مکمّل
یہ نور بطور وراثت دیا
نور وحدت کا جان ماوّل
ندلی عظیم بہی یہی پچہانو
شفیع خلایق بنکر آیا۔
اوسکو بخشی ذات الٰہی۔
اوسکے فیض کا جان مظاہر
فرد اعلیٰ سے کرو شمار
مظہر فیض اتم پچہانو
عقل اول پر جانو فتادر
سونپا بہید عالم کا پورا۔

عما سے کل عالم کو جانا　　عما نفس الرحمٰن پچھانا
جب جوہر عما کا دیکھا تانا　　انسان کامل کا تہا دہ بانا
عکس ذات کا تہا دہ کامل　　اصل ظل آپمیں شامل
پہر عقل نے اپنا آپ پچھانا　　اس درجہ سے ناقص جانا
انسان کامل اک ٹہاکر بہیا　　عقل اول اُس کا چیلہ رہیا
فرد اعلےٰ پاک نبیؐ کو جانو　　محبوب خدا بھی وہی پچھانو
پہر حضرت کی لطفی اولاد　　بہیئی محبوب اور قطب افراد
میں خاک مدینہ پر بلہاروں　　جان مال اور عقل نثاروں
اوس روضہ پر کروں قربان　　جسم جیاتی نین پران
میں ڈوبے کو جلد نکالو　　بحر محبت حق میں ڈالو
انسان محتاج خدا کا جانو　　حق محتاج انسان کا مانو
حق محتاج ظہور کا بہیا　　انسان محتاج وجود کا رہیا
عبد خدا کو رکھے سمہال　　حق بندہ کا حافظ حال
ظاہر عبد باطن معبود　　عبد معبود کا ایک وجود
عبد حق میں فانی بہیا　　حق عبد سے ظاہر رہیا
انسان کامل ہے علم الٰہی　　ہست نیست کی دیت گواہی
ہاست نا نیست پچھانو　　بتلانے والا انکا جانو
ناقص بہرم کی پوتھی جانو　　نفس الرحمٰن برتنا مانو
جب پوتھی گمنے پر آوے　　یہہ ناقص کی مرگ بتاوے
ناقص مرکر یہاں نہ جیوے　　کامل مرکر زندہ تہیوے
وَلَقَدْ كَرَّمْنَا کے معنے　　طالب بول سُنا رے اعنے

ربوبیت رب مربوب کی واحد سرت سمہال تبایورے
الانسان سرّی کے معنے انا سرّہٗ میں پایورے

سِرِّ خفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہو اللہ سب کا مقصود ہر ہر جا میں ہے موجود
ہو ضمیر اشارت ناہیں اسم اعظم کر کل ہیں ناہیں
اوہی اوہی اسم اشارا ہو کا معنٰے اپرم پارا
الف احمدؐ کا برزخ ہو ہے واحدیت پشت احدیت رہو ہے
احدیت نور سقوطی جان واحدیت خاص ثبوت پچھان
باجھ محمدؐ اور کچھ نا تھ۔ شہود وجود احدیت ماخذ
ہو کا علم احمدؐ کو جان تجلی اول سمجھ کچھان
تجلی ثانی شیخ ہمارا قابل صفتیں اپرم پارا
حضرت امکان وجوب پچھانو ذات مرشد کی سب کچھ مانو
حضرت انساں بن کر آیو الانسان سری فرمایو
اعیان خارج ہے سرِّ جلی اعیان ثابت ہے سرِّ خفی
سرِّ جلی جب لب پر آیو سرِّ خفی باطن میں چھپایو
سرِّ وجوبی ہو اتمام سرِّ خفی ہے اس کا نام
طالب چشتی گھر بگھر بینا نر وہن پاپی مہاں ادھینا
سب او ہرں کا داس نراسا یہ چشتی کا راکھے آسا

یا محبوب الٰہی چشتی مدہ وحدت سے سرشار کرو
کشتی ٹھاٹھ بہون میں گھیری فضل وکرم سے پار کرو

باب - دربیان توحید وجودی وثبوت آں بدلائل

توحید وجودی اصل وجود
حضرت واجب اصل پچھان
عدم العدم ہے ممتنع بہائی

سایہ اُس کا جان شہود
عکس اوسی کا ممکن مان
ایک وجود پردے گواہی

ثبوت اول

اللہ ماسوی اللہ دو ہے
اگ ہوا اور مٹی پانی

جو دُو جانے مشرک سو ہے
بھی وجود نزول پچھانی

ثبوت دُوم

لا . . . . اِلَّا اللہ
دُوسر اِس کا ممتنع مانو
ہُو الاوّل ہُو الآخر بہیا
آگے پیچھے کہیں سبجے

ایک وجود پہ جان گواہ
دوسر کو تم فانی جانو
ظاہر باطن نور ہورہیا
اور وجود نہ کوئی سُجھے

ثبوت سوم

قُل ہو اللہ احد
شَد مَد اُس کا جان نزول
شَد مَد کو پڑھ ہو پیارے
جے بولے تو دوسر جانو

ایک انگا کوئی شَد نہ مَد
دوسر کہنا نامقبول
ان حرفوں سے کرکے نیارے
نہیں تو ایک احد ہی مانو

ثبوت چہارم

خلد سرا اور دوزخ پا نو
چاند سورج کو اکہیں جانو
بارش رونا بجلی ہنسا
تشبیہ تنزیہ سلبیہ پایے
ایس وجود کے جلوہ جان
منہہ آبادی پٹھہ اوجاڑ
رگاں نہراں اور ناف زمین
منہہ ملکوت اور کان جبروت
نیچے کو ناسوت پچھانو

وما فیہا سینے کا تہانو
سب ستارے خال کر مانو
ایس وجود کا سانسا بانسا
اور جمال جلال نیارے
شیون صفاتی سمجھہ بجوان
روم بدن کے جان پہاڑ
چوٹی سر کی عرش برین
کمر اوپر جان لاہوت
سب کو عالم کبیر مانو

ثبوت پنجم ۔ اور توحید وجودی

اور طرح سے سنو بیان
رخسارہ راست کو جان احدیت
بینی برزخ وحدت ٹھہرا
جو کچھہ پاوے اس میں پاوے
باقی جسم نفوس عقول
ہمہ اوست توحید وجودی
ہمہ اوست کا جہاں ظہور
جب ظاہر باطن ایک وجود
مطلق رب عروج بنایا
تو بھی ایک وجود پچھانو

تب ٹوٹے دل کا ارمان
بایاں پاسا ہے وحدیت
دونوں طرف میں دیتے پہرا
کتنا ہی وہ ڈہونڈن جاوے
جامع جمیع عروج نزول
ہمہ از وتوحید شہودی
شرک خفی وجلی ہے دور
کہاں سماوے شرک مردود
مقید خلق نزول سمایا
صفتاں ناقص کامل مانو

ناقص صفت مخلوق پچھان
اِس کا ہیو عروج نزول
کامل صفتاں خالق مان
وجود حقیقی اُگو مت بھول

ثبوت ششم - در توحید وجودی

گُر نے مسئلہ اور بتایا
ایک انگ ہے ایک اکائی
جتنے اوپر صفر لگاوٗ
انگ سوا کو میٹ پیارے
پڑھا جاوے تو ودی بتاوٗ
یہہ جا نو فرضی استول
ایک انگ کے ہیں قربانا

میرے من میں نور ہو چھایا
صفر لگا کر بنے دہائی
اُتنے لکھ ہزار بناوٗ
نا کوئی لکھ ہزار تہیارے
نہیں تو ایکو ایک دھیاوٗ
سو ہزار کا ایک اہول
سب عددوں میں ایک سمانا

ثبوت ہفتم - در توحید وجودی

ہمہ اوست کا ایک گیان
بادیہ صحنک گھڑا پیالہ
شکل ظاہر سے نظر اوٹھاوے
ہمہ اوست کا یہی دشٹانٹ
یہہ آداب شریعت والا
جس نے پاس شریعت کھویا
شرع درخت طریقت ڈالی
پھر ثمر نکلے وہی درخت

سنو مت لاؔ کر دھیان
اصل اس کا مٹی سی چالا
مٹی ومٹی نظری آوے
ایک ہی جانو بھانت دبھانت
کہوں میں صحنک گھڑا پیالہ
ہمہ اوست کا نام ڈبویا
اصل حقیقت ثمر نکالی
جس کو کہیں شریعت رخت

شرع طریقت ایک ہے وانگوں جسم اور جان
حقیقت معرفت ادنیٰ کا سانس حیات پچھان

باب - در بیان ثبوت توحید وجودی در درجات ثلثہ یعنی احدیت و وحدت و واحدیت کہ در اصل یک وجود است

بیان احدیت

حضرت وجود کے کئی تعین ۔ ہر ایک کا ہے نام معین
دایرہ اُس کا باندہ دکھاون ۔ نیارہ نیارہ سبد سناون
شروع اُس کا احدیت جان ۔ ذات بحت اور مطلق مان
لاشے محض اور لاتعین ۔ ناواجب نہ ممتنع ممکن
تا اسماء صفات کا تہاؤں ۔ نہیں مکان دمکین کا ناؤں
الآن کما کان پچہان ۔ ہے بےنام اور بےنشان
نامعبود نا عابد سماوے ۔ ذات اپنی سے غنی کہاوے
ازل الازل اور عین الکافور ۔ عدم العدم لاہوت ظہور
خفا در خفا بطون البطون ۔ قدم القدم مکنون المکنون
غیب الغیب اور غیب ہویت ۔ جان تو سب درجات احدیت
عرفان پچہان کا نہیں مکان ۔ عقل و فکر سے باہر جان

وحدت

جب ذات نے اپنا آپ پچہانا ۔ وحدت کا کر آئے بانا
بشرط لاشے تعین اول ۔ نام وحدت کا جان ماوّل
عقل اول اور برزخ کبریٰ ۔ عالم جبروت اور قلم الاعلےٰ
لوح محفوظ مکان صفات ۔ روح اعظم سیر قابلیات
اور مقام ہے جمع اجمالی ۔ ظل اول اور نور جمالی

رابطہ بین بطون ظہور
حقیقت محمدی اس کا نام
نور نبیؐ کا جان مسلّم
وہ تجلّے اس کے جا نو
ذو الوجہین نبیؐ کا نور
دو طرفوں میں برزخ جانو
ظہور بطون کا ہے واحدیت
بطون مطلق کا نور سقوطی
نسبات حیثیت، ناہ سماوے
بطن بنی جبروت لاہوت
جب جاپے اپنا آپ چھپایا
احمدؐ احدیت کا مظہر
نور ظہوری جان ثبوتی

مقام اوادنے علم حضور
علم شناخت بہیا تمام
صلّے اللہ علیہ وسلّم
ثبوت سقوطی نام پچھانو
جان مساوی بطن و ظہور
بطون مطلق احدیت مانو
سمجھ دائرہ ہائے ہویّت
اعتبار اسماء کا مان ہبوطی
نور بطونی جال دکھاوے
ظہر جانو ناسوت ملکوت
احد سے احمدؐ بن .... آیا
وحدت وحدیت کا مضمر
مدخل ناسوتی ملکوتی

واحدیت

بحر ثبوتی ٹھاٹھ پر آیا
واحدیت کی جان نشانی
معدن کثرت منتہی المعرفت
عماد وجود اور ظل رحمانی
معاد ارواح اور پرتو وحدت
عین الیقین عالم معانی
جامع حضرتین آدم کو جانو
حضرت امکان اور وجوب

حضرت انساں روپ دکھایا
حضرت جمع تجلّے ثانی
عالم امر حضرت الوہیت
عالم ملکوت اور مبدا ثانی
تعین صفات اور معدن کثرت
مجمع ارواح اور مرتبہ ثانی
قابل صفتیں اسم پچھانو
تنزیہہ تشبیہہ کو سمجھو خوب

حقایق انسانی اس کا ناؤں
حضرت وجوب اسما آلہی
اسماء کونی سب دا اوہ پچھانو
اسماء معاد سے سالک پہنچ آوے
جب بحر جامع وچ غوطہ مارے
نزول جب اپنی حد کو پاوے
اس دائرہ کا سمجھو حاصل
الوہیت اور ربوبیت جان
دونوں صفتیں اس میں شامل
احدیت نور سقوطی بولو
ایک وحدت کا بہیا وجود
جب جمع الجمع میں سالک جاوے
ایکو ایک ہے ایکو ایک
گرو جگت کا سادھو ہو وے
واحدیت ذات گرو کی جانو
تشبیہ تنزیہ وحدت وچ چھایا
کہاں سے چل کر کس جا آوے

حقیقت محمدی کے نیچے تہاؤں
حضرت امکان کونی ماہی
معاد اسماء آلہی جانو
اسماء کونی کے رستے جاوے
ندی وحدت میں جا کے سدہارے
عروج اپنے میں جا سماوے
تب سادھو جانو حق کا واصل
حضرت انسان کا اصل پچھان
کبھی ناقص اور کبھی ہے کامل
واحدیت شان ثبوتی بولو
دو سہر تو بولو زود
واحدیت میں جا سماوے
واحدیت کا ہے شان انیک
جب واحدیت وچ سماوے
رب النوع بھی یہی بخوانو
خواجہ چشتی نام رکھایا
مولا اپنا آپ جپاوے

احدیت مطلق بحث ہے وحدت جان اجمال
واحدیت تفصیل ہے طالب سمجھ سنبھال

اب - در بیان حشر و نشر کہ چون وجود خالق و مخلوق بہ ثبوت
سید وجودی یکے باشد عذاب و ثواب و حشر و نشر بر کدام

وجود کردہ خواہد شد

ایک وجود جب ثابت ہویا — نرگ اور سرگ میں کون ڈبویا
حشر اور نشر ہے کس کا نام — پاپ اور پن ہے کس کا کام
ارسال صحایف مرسل کیا ہے — امر اور نہی سے حاصل کیا ہے
مرگ حیاتی کیونکر ٹہانی — نیکی بدی یہ کس نے مانی
بول موحد خوب جواب — تنعیم تعذیب کا کون تاب
سنو جواب اصول پچھانو — نزول عروج کا درجہ مانو
اسم صفت ہے عین خدا — دوسرا اوسکا عدم بہیا
مظاہر امکانی سب بھائی — یہ ظل ہما صفات الٰہی
جیسا سورج اصل پچھانو — دہوپ تجلی ظل کر مانو
دہوپ پانی اور آگ میں پڑی — سورج کا نقصان نہ کرے
دہوپ تجلی جان اجزا — سورج اوسکا کل ہے بہیا
اولیاء اللہ کا ہے اوصاف — مکے میں جاکریں طواف
خود جاگہہ میں رہیں موجود — تن ظلی پہر آوے نزود
جے جسم ظلی پر کرو عذاب — اصلی جسم کو نہیں عقاب
اصل ہے حاکم ظل محکوم — امر نہی میں ظل مظلوم
سایہ اپنا دیکھو بھائی — اس میں کیا ہے چون وچرائی
سایہ جے مٹی میں پڑے — تمہارا اس میں کچھہ نہ ہرے
نرگی سرگی ظل کو مان — اصلی کو نردمار پچہان
اور سنو تم سب بھائی — ذات اللہ کی تم یکتائی
بدی پہ رنج نہ ہووے مولا — نیکی پہ نہیں خوش وہ اولا
یہ اوصاف بشر کے جان — بشر خدا میں فرق پچھان

عوض بدی کے نرک نہ ڈالے — نیکی بدلے سرگ نہ پالے
روز ازل کے ذات خدا — نرکی سرگی دیا بنا
بشری جسم مرکب جان — نرکی سرگی جزاں پچھان
جس میں سرگی جز ہے اولا — کل اپنی جز پر ہے سنتولا
رضواں اوسکو کھینچ لیجاوے — جز نرکی کو نرک سٹاوے
جز اپنی کل کی طرف ہو مائل — خود جز کل میں ہووے شامل
جز جنت کی جنت جاوے — جز دوزخ کی دوزخ کہاوے
قدر کی سب حدیثاں دیکھو — مشکوٰۃ شریف کے مسئلہ سیکھو
ذات نبیؐ کی جان عروج — شیطان خوار نزولی سوچ
جو عروج کی الفت راکھے — مزہ طعام بہشتی چاکھے
جو سفلی سو سفلی بھیا — ابلیس کا ساتھی دوزخ گیا
تاثیر عروج ہے رسل رسائل — تاثیر شیطان نزولی مائل
کشش عروجی پاک نبیؐ ہے — کشش نزول شیطان غبی ہے
رسل رسایل کا یہی بیان — سمجھے سادھو سگھڑ سجان

نفس امارہ نرکی حصہ آتما سرگی مانو رے
عروج نزول سنا کے طالب اکو ایک پچھانو رے

باب دربیان قلب مجازی و قلب حقیقی ہمعہ ہفت ولایت که در قلب است

اوصاف قلب کے سنو گیان — مجازی اور حقیقی مان
مجازی مضغہ گوشت مانو — صنوبری عنصری نام پچھانو
نفس امارہ کا یہ رہنا — ابلیس پلید کا مانے کہنا
وسواس ہوا جس کا من ماتا — غضب اور حرص شہوت کا داتا

حقیقی کو بیرنگ پچھان — محیط تمام عالم پر جان
لامکان ہیں اسکو کہتے — سالک اس میں خوش ہو رہتے
لیکن واسطے پتہ نشان — سات ولائیت اوسکے جان
سدوم ولائیت اول جانو — نفس امارہ حاکم مانو
دوئم کو جانو موہوم — قلب صنوبری کے محکوم
تیسرے کو ملکوت پچھانو — عکس تجلی اُس میں مانو
جو ملکوت میں ہے موجود — اس پردہ میں ہے مشہود
فواد کو اس کا حاکم مانو — نیلوفری کو خوب پچھانو
نام چوتھی کا ہے مکتوم — روح حقیقی کے محکوم
واردات غیبی کا تھانوں — وجد حال کا اصلی گانوں
نام پنجم کا ہے مفہوم — لطیفہ سرّی کے محکوم
سرّ الٰہی اس میں رہتے — عرفان شناخت اسکو کہتے
نام چھٹے کا ہے معلوم — خفی لطیفہ کا محکوم
سب پوشیدہ ظاہر ہووے — کشف و کرامت اسمیں کووے
ساتواں ہے موجود ولائیت — اخفیٰ پر یہہ کرے دلالت
اخفیٰ میں ہے ذات انا — یہاں سالک کی جان بقا
اخفیٰ میں جب سالک پڑے — باقی ہوکر پہیر نہ مرے
اخفیٰ سب پر جان محیط — موجود ولائیت جان بسیط

موجود نگر میں جا کر سادہو انہد ناد بجایو رے
انا ٹہا کر کے داس ہو طالب ہو کا گاون گایو رے

باب دربیان لطائف عشرہ عالم خلق و عالم امر گوید

دس لطائف سمجھ پچھان — جسم سالک میں ہوئے عیان

عالم خلق کے پانچ لطائف
مٹی پانی اگ ہوا۔
عالم امر کے پانچوں جانو
قلب روح اور سری خفی
قلب صفات الٰہی جانو
شیون ذاتیہ روح پر چھایا
صفات شیون ہے سری ذاتی
خفی شیون سلبیہ پچھانو
اخفیٰ شیون سلبیہ بہیا

پنج تت کا پڑھو وظائف
پنجم نفس شریر ملا
نسبت ظلی یہی بجھا نو۔
پانچواں اخفٰے نور صفی۔
نفس سے شرکت اسکی مانو
تعلق اس کا ہوا سے پایا
اگ سے اوسکی شرکت ماتی
ارض سے اوسکی شرکت مانو
پانی ساتھ تعلق رہیا

پانچ امر اور پانچ خلق کے مانو نسبت ظلی رے
چھوڈ لطائف منزل پوہنچے پایو مقصد اصلی رے

دربیان مقام و رنگ لطائف خمسہ عالم امر گوید

قلب لطیفہ اول جان
بائیں پستان کے نیچے جانو
خضر پیغمبر ہیں ابدال
زیر قدم آدمؑ کے جانو
وظائف ناسوتی ملکوتی
امام حسنؓ کا جان مکان
ایک قلب کے نام چہار
ایک صنوبری عنصری جانو
غضب رعونت اور وسواس
دویم نیلوفری پچھانو

نور طلائی زرد پچھان
دو انگل کا فرق پچھانو
ولائیت خاصہ بوجھ سمہال
نماز فجر کا وقت پچھانو
تجلی تشبیہی اور شیونی
انساناں وچوں سرگردان
نام مطابق جگھ شمار
کہی دکھی طرف پچھانو
قلب صنوبری کے اساس
اوسکو قدرے الطف جانو

مقعد میں وہ رہے ہمیشہ — عجب پندار ہے اوسکا پیشہ
سوئم قلب عبرت ہی بھائی — اس میں چمکے نور الٰہی
دو ابرو کے اندر جانو — ملائک، ارواح کا تہاں پہچانو
چہارم قلب مدور نام — ام الدماغ میں جان مقام
نور انا اس میں موجود — شغل انا اس کا مقصود
عروج نزول تصور سارے — گورسے ہے، پوچھو نیارے نیارے
لطیفہ دوسرا روحی جان — دائیں طرف نیچے پستان
دو انگل نیچے پستان — نور اس کا ہے سرخ رخشان
ولائیت خاصہ زیر اقدام — ابراہیم علیہ السلام۔
بعضے حضرت نوحؑ بتاویں — ابدال بھی اس میں بہت ملاویں
قلب خلیل پہ ہفت ابدال — جمال الدین کا نام سنبھال
قلب نوحی ابدال ستین — ورد اوس کا سورہ یٰسین
عبد البصیر جمال الدین — ہیں ابدال تو جان یقین
ابدال جو قلب خلیل پر ہے — عبد الحی اسامی کہے۔
اقلیم اول تم اوسکو جانو — نماز ظہر کی یہاں بخوانو
پنجتن سے ہے امام حسین — روحی رکھیں مقام اور شین
آدمیان سے مرد ہے عاشق — عشق خدا کا پیوے عاشق
تجلیات اسکی النفسی جانو — شغل ملکوتی سمجھ پہچانو
مرتبہ روحی گورسے پوچھ — اور تصور نوری سوجھ

سرّی

لطیفہ تیسرا سرّی جان — دو پستان کے اندر مان
نور سفید ولائیت کبرا ے — زیر قدم موسیٰ کے اعلے

اصل شیونی ذاتی جان	سقوطی تنزیہی سمجھ پہچان
نام ابدال کا عبدالحلیم	قلب موسیٰ پر رہے مقیم
جالی بُدلا دوسری جانو	موسئی اون کی اسامی مانو
نور تنزیہی ذاتی سوجھ	مراقبہ ھو حیؔ کا بوجھ
بی بی فاطمہ کا ہے تہانوں	اسلیئے سِرّی اس کا نانوں
صلوٰۃ عصر کی سمجھ پہچانو	مرد بے نفس کا مرتبہ جانو
محل اوسکا جبروت قبول	گور سے پوچھ عروج نزول
شغل اوسکا ہے چپ چپاتا	اور تصوّر اللہ .... ذاتا۔

خفی

خفی چہارم لطف جانو	دو ابرو کے بیچ پہچانو
یعنے تالو تہانوں بتادیں	نور سیاہ براق دکہادیں
نور اوس کا جب موجاں مارے	بشریت کا کوٹ اوجاڑے
شغل محمودہ اور نصیرا	سلبیہی لاہوت فقیرا
شاہ ولایت کا یہہ بانا	اسد اللہ کا جان ٹہکانا
ولایت اتصاف بصفت الہ	زیر قدم عیسٰے کے ماتھ
چھٹی ولایت کا چھیواں ابدال	عبدالسمیع موسوم بجال
نماز مغرب کی اس میں پڑھے	خفی وظیفہ ہو کا دہرے
انسانوں سے مرد ہے واصل	وہ سمجھے جس کا گور کامل

اخفیٰ

پنجم لطیفہ اخفیٰ بھائی	چودہ طبقیں چادر چھائی
مقام اوسکا ہے قلب مدور	ام الدماغ میں سمجھ اُذنبر

سبز رنگ ہے نور اخفی اسکا — ولایت اوسکی ملا ر الاعلے
حبیب اللہ کے زیر اقدام — احمد مرسل جس کا نام
بعضوں کے نزدیک بیرنگ — تفکر ہو کا کرو ننگ
او اَدنٰے کی شان پہچانو — محیط بسیط وو عالم مانو
نور سبز ہے اور بیرنگ — نماز عشاء کی جان ننگ
پنجتن میں ہے احمد مرسل — اس عالم کا راکہیں حاصل
شان محبوبی اوسکا جانو — وفی الاخفی انا حدیث بجوالو
انسانوں سے جان بیرنگ — بُہہ روپا ہے اُس کا ڈھنگ

عقلی

بعضے عقلی نفسی یارہ — ان لطائف میں کریں شمار
اول ما خلق اللہ عقل — نا کوئی رنگ نہ روپا شکل
چوٹی سر کی جان مکان — نور اوسکا بیرنگ پہچان

نفسی

جان نفسی کو زرد مکدّر — زیر ناف کے رہے مقرر
بعضے کہتے کہبتی ران — نفسی کا تو جان مکان
وہم وسواس جو جس بھائی — اُٹھکر دل پر ڈالیں چھائی
دل سالک کو کریں بے نور — اس سے بچنا ہے منظور
خشتی قادری کے نزدیک — یہی مکان لطائف ٹھیک

قلب اور روح اور سری اخفی خفی حقیقت پائیورے
شان میں ایک ہی آتما جانو بہتے نام رکھائیورے

باب - دربیان تصوّر برزخ و تصوّر مرشد خود گوید -

ہو اللہ کا دیوان ہو کا
ناسوت جنگل میں رین گذارا
بن مولا کچھ نظر نہ آوے
اک صاحب نورانی صورت
اندھیرے میں نظری آئے
اصلی وطن یہاں سے دور
جے چاہیں اصلی وطن کو جانا
فنا فی الشیخ فنا فے الرسول
جے مرشد کی موتیں مریں
ذات مرشد کی غیر نہ جان
عکسوں رستہ اصل کو پادیں
تو ممکن گور کی ذات وجوب
جب امکانی وہم بھلادیں
تدہ مریاں گور زندہ ہووے
یعنی دل کو کرو فراخ
تشبیہ مرشد کو وہاں بٹھاؤ
تم اوس نور میں گم ہو مرو
جیسا سورج لاٹاں مارے
جس دن یوم قیامت کریں
مرشد کو تشبیہ کرمانو
جب تم نور میں ہیئے فنا

ہم پردیسی سُپیتی لُکا
نا کوئی ساتھی یار ہمارا
رہزن چور گھکار ہا وے
درد اور عشق عرفان کی مورت
فرمایا تجکو وہم بھولائے
بن مولا نہ ملے حضور
تین فنا کا پہنو بانا
فنا فے اللہ کا سمجھ اصول
اصل اپنے کو پھیر نہ ہریں
احد احمد کا عکس پچھان
اصل اپنے میں جڑہ کو لادیں
اس مسئلے کو سمجھو خوب
گور کا بانا من میں چھپادیں
ملکوت ناسوتی بھرم کو کھووے
جیونکر بنے مجازی کاخ
نور اوسکا چو طرفی چھاؤ
رات اپنی کو روشن کرو
فانی ہو ون چاند ستارے
سورج چاند ستارے ہریں
تنزیہی نور احمد کا جانو
یہ سلیمی نور بہیا

جب سلبیہ کا دورہ آوے | تشبیہ تنزیہ کو بالکل کھاوے
اس ساعت کو جان قیامت | فنا فی اللہ کی بوجھ علامت
اور طے القبیرہ ہے مرغوب | مطلب اوسکا پاؤ خوب
دل کو چہرہ مرشد مانو۔ | پھر معنے اوسکے ہو کر جانو
سچا پاسا ہے احدیت | گھبے کو تم کہو وحدیت
بیچ برزخ وحدت پایا | دونوں طرفیں نور سمایا
اب سوچو بہتیر کون ہی پہلے | جو باہر سو آکھ سنارے
اس مسئلہ کو سمجھ پہ چھوڑوں | ظاہر کہنے سے موکھ موڑوں

شغل تصور گور چشتی کا جب طالب پر چھا پورے
عشق حقیقی کی بن صورت رب کے من میں بہا پورے

در بیان تصور نفی اثبات

سنتو سادھو برھم گیانی | برھم لوک کی اچرج بانی
برہمانڈ چھوڑ کر ہو اوداسی | تریا لوک کی اینشر باسی
اپن کہد کا سبد سناؤں | نفی اثبات کا شغل بتاؤں
ہادی مرشد کے قربانا | جس سے شغل تصور مانا
نیا طریقہ سن پرچھایا | گور چشتی نے مجھے بتایا
کرو تصور نفی اثبات | روم روم میں رمے وہ ذات
سبھی طرفوں کراں بیان | نفی اثبات کو ایک ہی جان
دونوں لات کو لا پہچان | سچا ہاتھ الف کر مان
بایاں بازو لام الہ | سر کو ہا الہ میں ماہ
نیست در نیست فنا در فنا | لا الہ کا ہے منشاء
پھر اثبات کو پورا کرو | سچا بازو الف کر دھرو

ہر دولات کو لام بناؤ
کہبا ہاتھ مشدد لام
الا اللہ ہے ہست درہست
دورہ اسکا خوب ٹکاؤ
عروج نزول کو خوب پچھانو
بے معنے مت دورہ کرو
دیھ اپنی سے دہیان اٹھاؤ
بعد نیت کے ہست پچھانو
ہست نیت کے معنے ایک
جب تم بیٹھو پاؤں کے بھاگ
جے کوئی ایھ تصور کرے

اِلّا اس کا نام رکھاؤ
سِرّہٗ اللہ کرو تمام
ثابت ہویا یوم الست
ناسوت ملکوت جبروت سناؤ
نیت ہست کا مطلب مانو
مطلب اُس کا ہِت میں دہرو
ہست نیت کا مطلب پاؤ
ہست کا مطلب ہست کر مانو
دہیان لگاکر سمجھو نیک
نام محمّد صاحب شمار
زندہ ہوکر پہیر نہ مرے

لامِ تک کے چل کر سادھو امرت پور میں جا یورے
الا اللہ کا بانا لے کر اکال پورکھ بن آیورے

باب - دربیان ذکر استیلار

تصور استیلار کو کرو -
کنڈل لا میں ناف پہنساؤ
الکہ ناف سینے کے بیچ
دو پستان کے اوسط جانو
نیچے پستان سے شروع کرائیو
اللہ دو ابرو کے بیچ -
قلم فکر سے کلمہ لکھو
جس کو یہاں تک پوہنچاؤ

لا اِلٰہ اِلّا اللہ دھرو
نیچے کہیبے تک پوہنچاؤ
اِلّا اللہ کو دل پر سینچ
محمّد رسول اللہ اس میں مانو
کہیبے تک ایھ اسم پوہنچائیو
بعضے لکھیں گلو کے بیچ -
جس دم کی اس میں رکھو
پچیس مرتبہ لکھ دکھلاؤ

یا لکھ کر اوس کا کرو تصور
وہم وسواس کو فانی کرے
زنگ اوس کا جون چاند درخشاں
سیاہی باطن کی سب دہووے
گور سے پوچھو اسکے معنی
ذکر استیلا ہے اسکا نام
بشریت پر وہ غالب آوے

غالب ہووے یعنی تفکر
نفس امارہ جل کر مرے
جیونکر ورق چاندی کا تاباں
قلب تخل طور کا ہووے
اسن اور تصور اعنی
واللہ غالب جان احکام
وہم حواس کی راکھ اوڑاوے

لا الٰہ کو لکھ کر طالب الا اللہ سن پسیر پورے
محمد رسول اللہ کا برزخ من سینہ پر بسر پورے

باب - در بیان ذکر الروح راحت

جب کچھ سینہ روشن ہووے
ذکر الروح راحت کرہایا
حصر نفس کو رکن تم جانو
اسم الباطن اسم الظاہر
ہو الاول سینے پہلو لاؤ
ہو الظاہر دو زانوں میں مار
جب کچھ سرت مؤثر ہووے
ہو الاول ہے طرف شمال
ہو الظاہر ہے مغرب پاسا
ہو الباطن ہے زمین آسمان
اس برزخ سے یہہ ہے غرض

قلب کثافت بشری دہووے
دو زانو اُس کا جلسہ آیا
روح شیشہ رحمان پچھانو
پہلی ضرب سے ہونا ماہر
ہو الآخر کبھی طرف سناؤ
ہو الباطن کو دل پر مار
حرف دوئیت کا من سو کھووے
ہو الآخر طرف جنوب سنبھال
موتہہ مغرب کی طرف مواسا
اسم الباطن نور پچھان
اللہ نور السموات والارض

باب در بیان ذکر قربان

ذکر قربان ہی ذکر ملکوتی - مارگ اس کا کہن جبروتی
دل سالک کو شیشہ کرے عکس ملکوت جبروت کا پڑے
ذکر اس کا ملکوت میں جاوے کشف کرامت حاصل آوے
دل سالک کا وسعت پاوے رزق دولت کی تنگی جاوے
چار چیز کو لازم جانو حجرہ تنگ تاریک پچھانو
دویم اکثر بھوکھا رہے سویم بنجوالی کو سہے
شیر برنج غذا کر مانو تین دن بعد افطار پچھانو
چوتھا مربع بیٹھک مان دونوں پاؤں لکھیٹے آن
سجا کہیے اوپر دھرو کہتا زیر خصیتین کے کرو
مقعد کو پھر کیجیں بند - ٹھوڈی ہانس پر کرو پسند -
مونھ ناک کو حبس کراوے زبان تالو کے بیچ چپاوے
سینہ کو تم وسعت کرو زمین آسمان سینہ مین دہرو
احاطہ سب عالم پر پاوے باطن نور و نور بناوے
ذکر یا باسط اسمیں کرے سب اعضا باسط کر دہرے
یا باسط صفت کو جان محیط امکان وجوب پر جان بسیط
جیکوئی ایہ تفکر کرے غوث بنا کر پھیر نہ مرے
ہاتھ پاؤں کی وسعت پاوے خزینہ غیب میں پاؤں ٹکاوے
سیر زمین آسمان کا کرے عمل کرنے سے ذرا نہ ڈرے
افلاس اور تنگی نظر نہ آوے ساری خلق مرید ہواوے

شغل تو دو نہ نام الٰہی یوں ہی کر تب ما نور ہے
ہر ایک اسم کا مظہر سمجھو فیض اور نور پچھانو رے

دربیان ذکر ملکوتی

ہا ہو ہے کا نعرہ مارو	روتے گذری مدت یارو
پچپن صدی سے بچھڑی میتا	بیٹھ رہے ہم افرضی جیتا
آدم سے ہیں مرتے جیتے	کتنے گھاؤ برہوں کے سیتے
اب تو آتما ہار کھلوے	پرم آتم جی یار نہ ہووے
اس بچھڑت نگری میں کیا چینا	ہا ہو ہے کا کر یو بینا
اُٹھ کر ہا کو عرش پونچھاؤ	ہو کا فیض ناسوت میں چھاؤ
ھے کہکر بیٹھو پاؤں کے بہار	ھے کو ممکن جسم شمار
ہا احدیت ہو ہے وحدت	ھے کو جان نور وحدیت
ہا کہلووے بیٹھے ھو	ھے پہچاوے چار و سو
اس کلمہ کو گور سے پاؤ	بے گور کے یہ کام نہ لاؤ
ہا اخفیٰ اور قلب ہے ہو	ھے کو روح میں سمجھو سو
بہہ بھاتا یہ شغل کماؤ	کر تب اسکا گور سے پاؤ
تین چلہ اس شغل کو کرو	خاک چھوڑ کر نور ہو مرد
یار بھی اکثر جہاتی پاوے	کبھی وہ تمکو آن بلاوے
اس بدہ میت کا ہو دی میلا	ٹھاکر کا بن بیٹھے چیلا

ہا ہو ھے کا نعرہ مارو مولا کو رحم آوے رہے
جبتک لڑکا روے ناہیں کب ماتا دودھ پلاوے

باب- دربیان نماز معکوس و صلوٰۃ کن فیکون

راہ پیتم کا جانا پڑا	سر کو قدم بنانا پڑا
جو کوئی راہ پیتم کا چلے	عرش کو راکھے قدموں تلے

ہیں اپنے پیتم کے قربانا ہر ہر رگ میں میت سمانا
جب آنکھوں کی دید سی ہے من میں چاند سورج بن بہیے
بچھڑت نام میں جب یہ نور کیا کہوں ذائقہ بیچ حضور
نماز معکوس ملکوتی جانو قبولیت کی صفت پچھانو
جو مانگے سو رب سے لے ناسوتی سے ملکوتی بہیے
حضرت گنجشکر مسعود بارہ برس پڑھی باسود
جب سالک ملکوت میں جاوے شیخ او سکو معکوس پڑھاوے
کمر باندہ کر پینگے چڑھے تحت الثریٰ معکوس کو پڑھے
خود آسماں پر پاؤں ٹھہراوے بیرنگی میں ہجر کر جاوے
اول دو رکعت کو پڑھے کرسی نصر گیارہ کرے
تین دفعہ اخلاص بھی یار ہر رکعت میں کریں شمار
حسبی ربی بعد دعاء نو دو نہ بار تو ضرب دکھا
چار رکعت کو جان معکوس شل تہجد ہی مانوس
نماز معکوس اب ہوئی تمام گور سے پوچھو اسکا کام
بن گور کے یہ بھید نہ پاوے گو کیتنا ہی بڑا کہاوے
دوسری کن فیکون صلوٰۃ چشتی پڑہن جمعہ کی رات
دو رکعت ہے کن فیکون سرور عالم سے مسنون
جو کوئی رات جمعہ کی پڑھے مطلب دل کا کبھی نہ ہرے
مرشد سے ترکیب سناؤ تب تم مطلب دل کا پاؤ

طالب پڑھو نماز معکوس اور بھی کن فیکونا رے
جانو یہ صلوٰۃ حقیقی کر تب بو قلمونا رے

باب۔ در بیان مراقبہ جبروتی بہ نیت اللہ حاضری

شان جبروت جلالی مانو — اس میں ذکر خیالی مانو
مکان سیاست ذات خدا — یہاں سالک کی جان فنا
جب جبروت میں پانو دھری — بن مرنے سے پہلے مرے
جسم سالک کا مردہ ہووے — ناسوت ملکوت کا مارگ کھووے
نالب ہلے نہ پلک ہلاوے — روم روم میں حیرت چھاوے
اسکا نور سیاہ منوّر — نہیں خیال و قیاس تصوّر
حرف صوت کی نہیں سمائی — کرتب اسکا سن لے بھائی
انکھیں کھلی اور پیلا رنگ — لرزاں ترساں بہے نسنگ
ہوش اپنی ہوش حضور میں کھووے — حاضر ناظر شاہد ہووے
بہتر باہر کچھ نا دستے — اللہ حاضر ہر جا دستے
کبھی تشبیہ کو نظر سے ہرے — توحید مثالی جلوہ کرے
کبھی اشیا کو دیکھے عین — ہمہ اوست کا شوکت شین
مارگ اس کا یہ ہے بھائی — کرتب کرکے کرو صفائی
کُلّ من علیہا فان — نیت شغل جبروت پچھان
زمین اسمان کرے برباد — ممکن کی مارے بنیاد
جسم اپنا بھی بالکل گیا — جل کر بھسم خاکستر بہیا
وہ بھسم بھی اُڑ گئی ساری — ہے موجود وہ ذات غفاری
دوسر اور نہ کوئی دستے — مولا ہر ہر رگ میں وسے
جبروت الٰہی غلبہ کرے — ملکوت ناسوت کا وہم جل مرے
تیسرا جان سلطان اذکار — جبروتی اوسکا فکر بچار
مونھ مینی گوش کو کرلو بند — ذاتی شغل کو کرو پسند
کانوں طرف دھیان لگاوے — گیا آوازہ اُس میں پاوے
انحد کی وہ بولی جانو — سب پر اُس کا غلبہ مانو

جب وہ بولی سب پرچھاوے
روز بروز یہ غلبہ کرے
اور جبروتی شغل اذکار

انجد باجا نام تھاوے
ست تیئے اُس میں جلکر مرے
پوچھو گورسے ساتھ شمار

جبروت نگر میں جاکر سادھو انحد ناد بجاوے رے
پنج بھوت کا نشٹ بناکر الکھ پورکھ میں آوے رے

باب۔ دربیان مراتب لاہوت

جب جبروت میں سالک مرے
ہے وحدت کا یہ تعیین
اذکار افکار میں نا تھ سماوے
سب درجوں کا تخم کھاوے
وحدت: والوجہین پچھانو
جب احمد اپنا درجہ پایا
معراج اسی لاہوت میں آیا
ہے معراج یہ وصل اطلاقی
ذکر فکر کا نہیں یہ تھانو
ھاھوت جب اس میں آوے
اس دائرہ کو جان بسیط
فکر مشاہدہ اس میں کرو
قاب قوسین اوادنٰے جانو
یہ برزخ ہے اوس کا آیا
دوسرا اوّل آخر او ہے
وہی کلیم علیم و بصیر

لاہوت پھر اوسکو زندہ کرے
سب درجوں پر جان معین
وہم خیال میں کیونکر آوے
تخم وہی پھر ثمرہ لاوے
اوادنٰے کا درجہ مانو
وحدت میں لاہوت سمایا
عرفہ نفسہٗ خود فرمایا
نور ہے عریاں اوسکا باقی
وحدت نبوی کا یہ گانو
سالک پھر ناسوت میں جاوے
ان اللہ علٰے کل شئے محیط
دایرہ ذات صفات کا پھرو
ثم دنٰے فتدلٰے مانو
انتم الفقر ہو اللہ چھپایا
ہو الباطن والظاھر سو ہے
حی سمیع مرید قدیر

شطاری قادری نوری چشتی — اس مارگ پر راکھیں پشتی

ناسوت ملکوت جبروت کا جانو بیچ لاہوت
مرشد کامل ٹھر ہے جو واقف ہے باہوت

باب۔ در بیان زیارت و اخذ فیض نور از اہل مزار و شناخت طریقہ اہل مزار

حضور قبروں کا سنت جانو — اس میں شک نہ شبہ پہچانو
اولیاء اللہ کی خاص مزار — اجابت کا تریاق شمار
فیضان الٰہی دل پر چھاوے — جوں رحمت کی بارش آوے
جاتی رہے کدورت من کی — ملے صفائی باطن تنکی
زرد سنہری چشتی نور — دل سالک میں کرے ظہور
سرخ سنور قادری مانو — نہیں تو اور طریق پچھانو
جب بانسبت قبر پر جاوے — تعظیم تواضع سے پیش آوے
سلام وعلیکم یا اہل قبور — پائے کے طرف جا کہے ضرور
گیارہ مرتبہ فاتحہ پڑھے — اکیس مراتب یارب پڑھے
یا روح الروح یک بار بتاوے — قلب فوقے پر ضرب لگاوے
پھر اسمان کی طرف لیجاوے — یا روح الروح موںھ سے فرماوے
دل اپنے پر ربط لگاوے — نیت فیض مزار کراوے
دل کو وہم سے خالی کرو — ایک تصور دل میں دھرو
فیض قبر سے زرد طلائی — پھر کر دل پر آوے بھائی
چت اپنا اسپر ایسا دھر کر — نور زرد میں گم ہو مرے
یا خیال میں صورت پیدا کرے — نام اوسکا اہل مزار ہی دھرے

اسکے ساتھ معانقہ کرے
یا جانے یہ اہل مزار
ہے جے تو کشف قبور کو چاہے
الکشف لی کو دل پر مار
جو خطرہ پھر حاصل آوے
اور بھی اسکے بہتے ڈھنگ
گور چشتی کے ہیں قربانا
برہم لوگ برہم چاری
سُپن سکوبت ہیں مشہور
ایشر لوگ کا بشن اوتارا
سمادہ پریس کا جب وہ لاوے
میں گھولی میں گھول گھماواں
طالب عمر الدین ادہینا
در تیرے کا ہے بھکھیاری
برہمنڈ میں بھیا کلیا
اب بھی آیا نہیں سنبھالا
دن گذرا سوچ لب پر آیا
مجھ روتے کو خلقت ہسے
تسکو ہاتھ پھڑے کی لاجا
توں سائیں ہمرا داغ دہو منیاں
تم راکھو اپنا کلب بنا کے

تب فیض اسکا دل پر پڑے
مجھکو دیوے زرد اتار
یا نور ضرب آسمان میں ملا ہے
یا نور چہرے فوتے پر ڈار
ضمیر فوتے کی طرف لگا دی
گور سے پوچھو چار نسنگ
جس نور الٰہی من میں ٹھانا
پرم آتم کا آتم کاری
جاگرت میں آپ چھپے حضور
جا نوبت گور اپرم پارا
انتر جپنی نام سدا وے
گور اپنے پر صدقہ جاواں
تیرا لکو کر گھر ب گھر تینا
عاجز عاصی کسی ناکاری
کالا موتھ اور دہولے کیسا
ست جون سے بھیا نرالا
تو بھی مطلب سوچ نہ پایا
ناگن شرم کی من کو ڈسے
مست ڈوبے یہ اندہا باجا
جنم جنم کے پاپ ادہنیاں
بیج کو اپنے چرنی لا کے

ہا ہمرا پیر محمد یچے طالب ادنیٰ داس بھیا
کل ویران کا دوکھ نہ رہیا سب ہیو سوا اس بھیا

تمام شد

قلندر نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پریشر کا روپ الوپا
برہم گیان کا بادل برسا
مہا سُن میں بدہ برشٹی
تریا پد میں سانس گوایا
چرچا مہان کر کر ہارے
پنڈت پاندے بھرم بھولائے
الکھ پورکھ نردھار ہمارا
دوسر اوسکو مول نہ بھاوے
دوسر تیسر جوسر گئے
دوسر کہکر بہتے اگیانی
رام آپ میں آپ رم رہے
ستگور بن سب ترکی پینگے
کرپا کرے من تار و ترن
جسپر گوبند کرپا کرے
بھسم اوسکی دُوشٹ بہاری
ستگور ہمرا مہان گیانی

بہو روپا بے روپ سروپا
بوند بوند برہم ہو برسا
مُکت ہو بیٹھی کل سرشٹی
سُرت گیان بن کچھو نہ پایا
گور گیان کے شبد نیارے
کرم کانڈ میں بھینے پھنسائے
آپے آپ ہے اپرم پارا
ایک میں دوسر کہاں سماوے
او انکار میں ایک ہو رہئے
پیاس مرے سب ہوتے پانی
دیکھ دھاری پرم آتم بھیئے
بن تن بیٹھے رنگ برنگے
بن کرپا سب ڈوب ڈوب مرن
ہردوارے بھسم ہو پڑے
تریا پد میں بھیا پیاری
پرم آتم ست جگ کا بانی

امرت پوری کا ٹھاکر پیارا | برہمنڈ میں کیا پسارا
اگاس پتال میں نور ہو چھایا | برہم پوری میں ڈیرہ لایا
دیا وان برہم کی مورت | ٹھاکر بڑا گوبند کی صورت
سگل اوتاروں کا مہاراجا | تریا پد میں باجے باجا
مہاراج اور کل کا سائیں | جوت سروپا ہردے ماہیں
ستگورست سنگت کا پورا | کامل کرے جو مرد ادھورا
احمد مرسل نام حضوری | سب بنیاں کا سرور نوری
کلمہ اوس کا رہے مسلم | صلی اللہ علیہ وسلم
میں مارا ہیں مارا مولا | نا کوئی اوٹ سہارا مولا
برہمنڈ میں بہیا کلیسا | کالا مونہہ اور دہولے کیسا
مینوں اوٹ پناہ حضوری | کب تک رہی حضوروں دوری
کبھی دیا کی جھاتی پاؤ | دین دنی کا بھرم مٹاؤ
سنگور حشمت بڑے مہاراجا | چودہیں طبقیں باجے باجا
جیسا ہوں میں تیسا تیرا | در تکیہ پر کیا بسیرا
بہاویں راکھو بھاویں مارو | در اپنے تہیں نا دُرکارو
بہکھیارے کو خیر دلاؤ | شوق محبت من وچ پاؤ
بسے تمہاری اودہو نگری | راست کرو کل بگڑی تگڑی
درد دیو کل درد مٹاؤ | نشہ محبت ذات پلاؤ
تم ہوئی جب خاص کلام | قلندر نامہ اس کا نام

طالب مست قلندر بنکر اکیوا ایک دھیاورے
ظاہر خلقت باطن خالق احمد بنکر چھپا یورے

مست قلندر مست قلندر | اوہی باہر اوہی اندر
دوسر میں جب کرو بسیرا | کیونکر مٹے جھگڑا جھیڑا

ذرے ذرے سے کیونکر ٹکریں ‖ جوت سورج کی کیوں نہیں پکڑیں
ظل ظلیلاً کل ہو چھایا ‖ کیف مد الظل فرمایا
ظل کے ساکھی اصل کو پاوے ‖ دوئیت گئی جب ایک دناوے
چھاچھ دہی اور گھی اور پانی ‖ سب کو دودھ کے اندر جانی
شاخاں پتے جڑھ کا ساماں ‖ سب پر بیج احاطہ تھاماں
نرپوری کی جب دیہہ راکھی ‖ سرجن سرجیو اپنی ساکھی
گوبند ہم اکیا بناوے ‖ دوسر اپنا کہاں سے لاوے
دوسر دیکھے مرد اگیانی ‖ دوسر ایک انگ میں فانی
پورا نرودہ مرد ہے کامل ‖ سب پر اوس کا گھیرا شامل
کل اسماء و صفات کا مظہر ‖ سب کچھ اوس سے ہویا ظاہر
باطن اوس کا کل پر چھایا ‖ والخلق من نوری فرمایا
نرپورا ہے بیج اجمالی ‖ اوس سے کل تفصیل نکالی
نرپورے پر حق ہے شاہد ‖ وخلقنا کم من نفس واحد
مثل ثانی جب ممتنع ہویا ‖ دوسر تیسر دفتر دھویا
نرپورا ہے احمد سرور ‖ نرپورا ہے چشتی ستگور
نرپورے کے پاؤں پڑو ‖ کہنا اوسکا ہردے دھرو
کامل ہووے مرد اوہورا ‖ ست سنگت سے ہووے پورا
واجب کا ہے عکس امکانی ‖ واجب میں ہے ممکن فانی
جہاں رب تہاں مربوبا ‖ جہاں ہے طالب وہاں مطلوبا
مربوب طالب کو فانی مانو ‖ رب مطلوب کو باقی جانو
چھوڑو وجود شہود کا جھیڑا ‖ کیا بن پاوے تیرا میرا
ایک انگ ہو ایک مناؤ ‖ دوسر میں مت عمر گواؤ
دوئیت چھوڑ کر بنو قلندر ‖ کل سادھوں کا ایہو مندر

سُن سُن میں لین ہو طالب چھوڑ برہم کا جھیڑا ری
بے گورو کی ایشر بستی جس میں ہم اُڈیرا رے

برہما بشن مہیس سمادہی
سارے متتے بہیے ارادہی

دسویں دوارے سانس چڑہائیو
کرم کانڈ میں اودہ گوائیو

نیولی کرم سے دیشن بہایے
جیو ایش کے جہیڑے رہے

ابہیاس کرم میں بُدہ گوائیو
ہردوار کا انت نہ پائیو

ادم نام میں چیت نہ لائیو
ہوم ادم بن سنت کہایو

سرین برین کا شبد نہ سرہیو
گوردوار بن مکتی پڑیو

ادم نام کا سبد بچارو
ادم نام بن بہگت نہ نارو

سر پر ٹوپی گل میں کفنی
گودڑی پہن ہوئے متفنی

پانچ لطایف کو نت ہیرے
چانن چہوڑ رہے اندہیرے

اول قلب سے بازی لادیں
ہار پڑے پاچہے پچہتاویں

آنکھیں بند کر ضرباں ماریں
کوٹ پہاٹے کر قلب بگاڑیں

سینہ اوپر جہک جہک مریں
سیر لطائف پورا کریں

قلب سے آگے روح کو جاویں
سِر خفی اخفیٰ کو پاویں

کیوں تو اتنے کریں پسارے
علم ہے نکتہ سمجھ بچارے

قلب اور روح کو سمجھہ پیارے
جسکے سب امکان سہارے

اپنا ایک خیال سنبہالو
سب لطایف اس میں بہالو

جسکو کہیں جہان مثال
یہی لطیفہ قلب سمبہال

سب کچھہ تیرے خیال کے اندر
چھوڑ دو جہیڑا بنو قلندر

خیال اپنے کر توحدہ
یہی ہے سُرتی یہی ہے بُدہ

یہی مراقبہ یہی مجاہدہ
یہی محاسبہ یہی مشاہدہ

یہی ہے سرتی یہی الہامی
یہی ہے کشف یہی ہے عامی

یہی ہے نسبت اصلی بہائی
یہی فراست مومن والی۔
جب یہہ سرت منزہ ہووے
تُریا پدلا ہوت کو جاوے
کون تمکن کو من سے ہرے
سیر نظری میں دھیان لگاوے
سیر قدمی ہے اسم الظاہر
سیر فکری وحدت کا تانا
جیوک سے پرم آتم ہووے
ناری سے نر پورا بنیاں
ستگور بن کیا کرے کرائے
ستگور چشتی مہاں قلندر

کیوں اندھیرے مرے لوکائی
لندن دیکھے نور تعالی
سوکھم کے سب سنکہٹ کہووے
ہردوار کا درشن پاوے
سیر قدمی کو پورا کرے
سیر فکریمیں فکر مٹاوے
اسم الباطن نظری باہر
جسمیں جمع اکوان کا بانا
مہاں سُن میں ذات سنگووے
کل عالم اوسکے تہموں جنیار
ست سنگت سرست ہوجائے
بوند بوند کو کیا سمندر

پانچ لطیفے پانچ کشفے مہاں سُرتی کے پوتے ہے
جو جن مہاں سرتی میں فانی طالب جھیڑیوں چھوٹے ہوکر

مجکو اپنے رب کی آسا
اکال پورکھ ہے ستگور میرا
بہتیر ٹھگ کر باہر چیلا
شبد بتایا چپ چپاتا
ستگور کے تم چرنی لاگو
ساوہو بنکر سود ہو آیا
اگ ہوا اور مٹی پانی
یہہ سب ہیں مظہر بہولے بہالی
بوند بوند میں ساگر کہیلا

اور نہ کوئی دوسر پاسا
الکھ دہاری زبان بیرا
پار برہم کا کہیلت کہیلا۔
جپ ہے ہمراللہُ ذاتا۔
مہاں انند ہو بہرم تیاگو
تیاگو من سے پن اور پاپا
سب میں ہر کی جوت سمانی
ساوہو ہر کی جوت سمہالے
ہر میں ہر کا بن رہا میلا۔

دہوڑ اوڑ ہے یہہ جگت پسارا
دہوڑ سے ہم اکیا ہے میلا
ہر یا ہے وہ دہوڑ اوڑا دے
ستگور کا ہو راج سوایا
بوند دہوڑ اور دہند و کارا
جوت ساگر اسوار پسارا
یہی سنتی یہی اسادہی
ہوم اوم کا بھجن بچارے
رہین برین سترین کی چمکاں
سب ستہان اور جگہ سارے
جب یہہ سادہو بھجن کماوے
انت منتا سادہوں کا جانو
سن تو اے درویش الٰہی
سب کونوں میں ایک ہی نور
یہہ ہے حکمت اللہ والی
پر یہہ نور ہے رنگ برنگا
پہلے خیالوں کرے تصور
سادہو خاک کل خاک در خاک
اوہین ہو جاوے اور نرا سا
نور خاکی میں بستر لاوے
یہی نور ہے سرائیلی
خاکوں جلدی پاؤں اوٹھاوے
نور سپید درخشاں آبی۔

بہیٹے اسوار مہاراج ہمارا
سرکہہ دیکھ اسوار گہیلا
انجانوں کی وید منتا وے
جس نے پر گہٹ کر دکھلایا
کل ظاہر جگت پسارا
یہہ سرتی میں رچو سہارا
یہی ابہیاس یہی سمادہی
جوت جگے کل عالم سارے
آتی برہم بنسار کی دمکاں
گورے پاؤ نیارے نیارے
جوت ایشر میں جوت سماوے
گت مکتی کا اثر پچہانو
سب کونوں میں تیری شاہی
عماہیا ہے ہے مشہور
وید ادکی ہو بہت سوکہالی
آخر کو ہووے ایک انگا
خاکی نور ہے زرد مکدر
ایہو نور ہے پاک دریاک
باجہوں ایک نہ دوسر پاسا
ساری خاک نور ہو جاوے
یہی شریعت پاک جمیلی
عرش اوپر جاں آسن لاوے
جو نکر چمکے جوت مہتابی

اس نور میں سرتی لاوے | نور طریقت یہی کہلاوے
اسی نور سے عالم جیوے | سارے جگ کا سوکہم تھیوے
اسرافیل اس نور دل بنیاں | حیات کا جامہ اس سو تنیاں
فقیر آب کل آب در آب | سب کچھ پانی باجھ سراب
نور زرد تھیں دیکھ او پائی | نور سپید دل روح ہے بھائی
دیکھ سوکہم منزل امکانی - | واجب میں تم ہوو فانی
یہاں سے آگے قدم اٹھاؤ | فَفِرُّوا اِلَی اللہ چیت میں لاؤ
یہاں اسمار صفات کا بانا | میکائیل نوری کا ٹھانا
نور حقیقت رنگ ہوائی | سبز تجلے دل کے بھائی
نور سبز پر سرتی لاؤ | عرشوں اگے قدم ٹکاؤ
سالک ہو اسب ہوا در ہوا | نور سبز میں بہیے فنا
نور سبز ہے علم الٰھی | دیکھ سوکہم کو بخشی شاہی
علم شناخت کو نت چاہے | معرفت رب کی من میں ماہے
علم آلٰہی غلبہ پایا | دیکھ سوکہم کو دلوں بھلایا
اگے آہے عرفان کی منزل | نور سیاہ ذاتی کی محفل
عزرائیل موکل جانو | ناری نور سیاہ پچھانو
نور سیاہ میں فکر لگاؤ | عارف آپے آپ کہلاؤ
مولا سیاہ کل سیارہ در سیاہ | سیاہی سب پر پایا راہ
کالا کشن اور کالی لوئی | کالی بن مادھو کی روئی
کالی چشم اور کالی کیا | کالی مرلی کالی بھیا
کالی گھٹاں اور کالی چمکے | کالی ہوا گوکل کی رکمے
ہمکو کالے بین سناوے | جیوڑا ہمرا انت ترساوے
سکہیو میری پچرنگ انگی | شامی کالے کٹ وچ رنگی

کالا نور ہے ذاتی بھائی
سب جوتوں پر غلبہ کینا
گرد ہوا کچھہ نظر نہ آوے
اندر کالا باہر کالا
ہو نگری میں قدم ٹکاوے
آبحیات ذاتی کو پیوے
ترلوکی پر گھیرا پاوے

ستگور ہمکو خوب سجھائی
سب کو ایک انگا کر دینا
نور حقیقی من پر چھاوے
ہے یہہ نور بیرنگ تعالے
ہو بیرنگ سب رنگ مٹاوے
روم روم پھر زندہ تھیوے
گورو جگت کا سنت سداوے

جاگرت سُپن سکوپت تُریا سب کچھہ جوت سمایا رے
نفس الرحمن یہی ہے طالب ستگور بھید بتایا رے

ستگور کا اپدیس یتھارتھ
جو جن راکھے گور کی سنگت
دھن گورو جی تیری سنتا
ستگور ہمرے بہے بھائی
سن تو سادھو نیا سہارا
ایک جوت اور نام سہنا
پنج گنج کو خوب پچھانو
پنج گنج ہیں پانچ لطائف
یہی جوت فراست والی
خیال میں نکتہ پیدا کرو
جوت جویں سورج چمکارے
منہہ اور کان زبان اور ناک
روم روم سے نور چمکارے
جگ میں چاند سورج بن بھے

ست سنگت بن جنم اکارتھ
ترلوکی میں بہیا پر سنگت
نر دہن کو کر دینا دہنتا
آد جوت میں جوت سمائی
پنج گنج کا جوت پسارا
کس کس کا تم لاؤ سنا
پانچوں میں پرمیشر جانو
پنج حواس کا سودہ شریف
نددن دیکھے نور تعالی
نور اوسکا پنج حواس ہیں دھرو
پنج حواس میں لاٹاں مارے
سب سے نور نکالے پاک
جلمگ جگمگ جوت سوارے
اندہیرا اوسکے گرد نہ رہے

سب کچھ اوسکو روپ دکھاوے	کل عالم پر نور ہو چھاوے
اسکو سمجھے نور ربانی	گھٹ گھٹ میں ہر جوت سمائی
سب کچھ اوسکا دھواں اور راکھ	کہاں ہے دوسر کھولو آنکھ
دوسر تیسر پڑی دوہائی	کہاں ہے دوسر بولو بھائی

ایک نام کرنا پورکھ دوسر اور نہ کو
طالب دوسر تو کہوں جو کوئی دوسر ہو

اگے سنتو اگے اگے	برہم پار ہو بستر لاگے
آد جوت سے سوجھ بجھے	سب کے اندر باہر رہے
ان من میں لین ہو جاؤ	ہر ہر سندر ناتھ سدا ؤ -
یہی ربوبیت ہے خاصہ	جائز الوجود کا سمجھ خلاصہ
میں ہوں میں ہوں اور نہ کوئی	میں توں وہ کو ملے نہ ڈھوئی
انا موجود انا موجود ا -	سیا جھیڑا بود نابود ا
اول میں ہوں آخر میں ہوں	باطن میں ہوں ظاہر میں ہوں
اول آخر دائیں بائیں	ہو الباطن کو من میں لائیں
ظاہر کل میرا برہمنڈ -	اس میں نہ کچھ چون نہ چند
زیوری کی دیکھ ہے بھائی	فرد اعلیٰ کی دیون دوہائی
زیوری کے دیکھ چھپا نو	رحمانیت سو کہم جانو
ربوبیت سے اگے جاؤ	رحمانیت میں اب چھپاؤ
فرد اعلیٰ کا یہ ہے روح	دیکھ سو کہم ہل بھیا فتوح
رحمانیت ذکر رحمانی	ہو حی ہے اوسکی بانی
ہو حی کا پاس انفاسا	اور ابھیاس سمادھی سا سا
ستگرو سے یہ پوچھو بانی	ست تم سمجھو ذکر زبانی
بدیع ممیت حی ہے ظاہر	سادہو ان تینوں کا مظہر

بھی ہے برہم اور بشن بھیتا
انا فیہ ہو نیہ بھائی
زیور اہے علم الٰہی
واہگورو جی ترا سینا
ستگور ہم اامرت بانی
رووم رووم کو زندہ کینا
ایسے گورو کی سنگت کرو
بس رہے طالب عمر الدینا
کون سنے اور کسے سناؤ
من کی آسا من مین رہے
تم کرو یہ شبد قلندر

زیوری کا یہ ہے بھیا
یہ سادھو کی انت کمائی
ہر میں ہر ہو پرمیو بھائی
جیوک کو پرم الیشر کینا
دی مرتک کو سوکھم بانی
ہر میں ہر کا مطلب دینا
چرن لیو اور پائیں پڑو
تم کرو سب جھیڑا چھینا
کس کو اوسکی سمجھ تھہاؤ
من کی اچھیا کسکو کہے
چپ رہے سب سادھو کا مندر

ستگور چشتی ہم الیشر جس یہ شبد بتایو رے
اوسکی ست سنگت سے طالب دوکھ سوکھ سب مٹایو رے

نقط

تمام شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امرت بانی

گوبند گوبند من سے بھجو۔
مہاں بندی ہے او انکارا
اچھر ایک اور بول انیک
کرتا پورکھ سب کرت کا سائیں
میں توں کہہ کر بہیے نرا سے
موہ پھندا ہے جم کی ہاسی
کام کرودہ لوبھہ موہ ہنکار
پانچ پچیس گو جس نے گھیرا
ست گورست مکتی کا سائیں
جوت پرگاش برہم سروپا
پورن پرم انند گوسائیں
دہرت اگاس کو چھوڑ سدھایا
احمد مرسل نام مسلم
موہے اپنے سرن کی دھوڑ بناؤ
خواجہ چشت کے میں بلہاروں
جب یہ پوتھی بہئی تمام
بن گوبند سب بند کو تجو
جس سے اچھر کیا پسارا
سب بولوں میں اچھر ایک
کرت کرتب میں پیتی ناہیں
مرت ہو موہ پھندی میں پھاسے
جس جگ گھوٹ کھایا بن بھاگی
ایک ایک کے پانچوں مار
ستگور کا ہے سانچا چیرا
سب سے نیارا سب کے ماہیں۔
پرمیشر پر ماتم روپا۔
استہان چکر ہر سندر ماہیں
سن مکتی میں آسن لایا
صلی اللہ علیہ وسلم
خاک یثرب سے خیر دلاؤ
جان مال اور جات نثاروں
امرت بانی راکھا نام۔

دوھڑا

چشت نگر کی سیکھو سیو شرب پوری میں جاپُو رے
طالب داس ادہین اپنے کی بینتی آکھ سناؤ رے
سُن تو سنت سُن باسیا میری گپت کھانی
پرم انند بیراگ ہو سُن امرت بانی

جوگی جنگم پرہنس سب لائے سمادہا
بہہ بہا تا یہ کارج ہے کارن سے باہر
ترکاں کارن نندا ہیں ترکی بولا
اب میں قوم ہنود کی کچھہ دیکھوں بانی
کرم کانڈ کی گنٹھہ بن نت کریں گھمنڈا
اپنی اپنی بولیاں بول من پرچا دیں
ہوم اوم رہین کا سرین برینا
سادہو سات سمادہ ہیں یہ سات اگا سا
سات چکر ستھان ہیں نال آسن ظاہر
نیولی کرم ترکٹی اور سب ابھاسا
سادہو عمل کے طور پر یہہ برن کمائے

انتس کرن بہروپ کا انتر نہیں سادہا
کوئی نہیں دیکھا آجکل اس شبد کا ماہر
کیا ہو جتن مولانیاں مل پایا رولا
سُدہ نہیں پنڈتاں پاندیاں من بیچ حیرانی
کچھہ نہیں سوچا برہم کا کیا ہے برہمنڈا
آپے مرشد بن گئے آپے گرو سدادیں
ایتی برہم ہنسائی کا کچھو بھید نہ لینا
سات اگاس کو چھوڑ کے گیا سُن میں باسا
جنتر منتر تنترا نہیں اس سے باہر
برہما بشن سمادہیاں سب اسکا ساسا
کل سرشٹی بیچ وہ مہاراج سدائے

امرت بان کے پیالے کو کہا رگت مکتی کو بوجھو رے
طالب پار برہم سے ڈیرا اُسن کا مقصد سوجھو رے

پرم سمادہی ہوم کی اپنا سانس سنوار
زحل ستارہ سیاہ بل جوت سنہری ہو
حاکم ٹھاکر اور لوگ سارے کریں پروان
بہوت بہرم کی فوج کا ہووے ستیاناس

سُر سوا سو لکی ہوم ہر دن ہی جھنجھر دار
جگت ہوا دیکھے تابع پیار کرے سب کو
پیت کریں سب ہیت سے دیا کرے بھگوان
راون راکشش بن ہیں رامچندر کے داس

اسم صفاتی ہوم کا یارب منہ سے بوجھ
چکر صورت ہوم کی شکل گدا کی جان

آسن بہتر گدا میں استہان ہوم کا سوجھ
شکل سنہری ہوم کی گدا ہے ... کرو بیان

ہوم

یہی سمادہی ہوم کی ستگور کہے بچار
تیس دن منتر ہوم کا نت دس ہزار رکھے
تین اشنان تین دہ ہزار عمل ہوم کا جان

ہر سوانس سے ہوم کہہ نال سمادھی سار
زحل ستارہ واس ہو نس دن پاس ہے
ستگور سے یہ شبد لے سادھو سگرہ سجان

طالب ہوم سمادہ کی سنتا چکر آکہہ سنایا رے
جوگ سے ایشر بن بہیا جب ہوم سمادہ لگایا رے

اوم ستگور ہے اوم ہی بھگوان
جگ کے بہتر ہے اوم کا بستر
دیو اور دنت اوس ہی ہو دیں بات
اس سمادھی سے گر اٹھا کر آکھ
اسم اور صفت اوسکا یا قادر
اوم مریخ دن ہے منگل وار
ہوم ہے موبنہہ کے سانس سے پیوند
مقعد اور زیر ناف کی بہتر
اوم کی شکل یوں کہی ستگور

اوم پرمیشر اوم ہے پروان
ودت اور در جنو نکا ہے شستر
کیا ہے بدخواہ کی اوسکو آگے بات
جس طرف دیکھے تیز ہووے راکھ
سب پر غالب ہے سب کریں آدر
جوت جیسے اوسکی سرخ چمکن ہار
ناک کے سانس اوم کا ہے چھند
اسکا استہان اور ہے چکرہ
اس پہ مورتی لگا بنو ایشر

من سے اور ناک سے نکالو اوم
جوت اوسکی رہی دمک ہر دم

[illegible]ٹہی میں [illegible] ہنو [illegible] در
[illegible]م دل سے مانیں گے
[illegible] ہو بہگت سی بہگوان
اسکی لرکی کے وقت ردکو آنکھ
اوم منتر ہے ہوم کی مانند
پوچہو ستگور سے تب کرکیہ نام
یہہ ہووے گہمنڈ من کی لیک
اسکے آگے چلو لگا بستر

سب پہ ہیبت کی تم تنو چادر
اپنا ایشر تمہیں پہچانیں گے
اس سمادہی کا ہے یہی نروان
ورنہ جس پر پڑے وہ ہووے راکھ
تیس دن دس ہزار اسکا چہند
جو سمادہی ہے سبد اسکا عام
سنگور دہو گیا ہون ایشر ٹہیک
ہر میں بن ہر کی ستان پر بستر

طالب اوم سمادہ لگا کر بکنٹھ پوری میں جا یورے
ناری سے نرپور ا بنکر کل عالم پر چہا یورے

سادہو رہین ترا اعالی مقام ہے
آسن تمہارا لاگے تلوکی کی بام پر
جگتی کا روپ دیکھے گا اس بدہ سمادہ پر
من کہڑکے آٹھ پہنکڑی کا پہول ہو گیا
کاہن نہ بہر کر سکیں ظالم تو کیا کریں
دن پنجشنبہ مشتری اس میں چمک رہے
استہان اسکا نابہہ کنول گورنے کہہ دیا
یا خالق اور کرتا ہے اوس کا ظہور ہے

اس میں سبہا سرشتی کی بکتی تمام ہے
پر گہٹ ہو سب چہپا ہوا اس بدہ کے نام پر
نردہن نہ ہو ترشنا نہیں اس کے سادہ پر
سنت اسکا تین لوگ میں مقبول ہو گیا
کرتے ہی ظلم سحر ضلالت میں جا پڑیں ۔
جوت اوسکی وانگ شمع کی ہر دم دمک رہے
ہے شکل روپ اوسکا سمادہی میں یہ سوبہا
سادہو کہو سرشتی میں سب اوسکا نور ہے

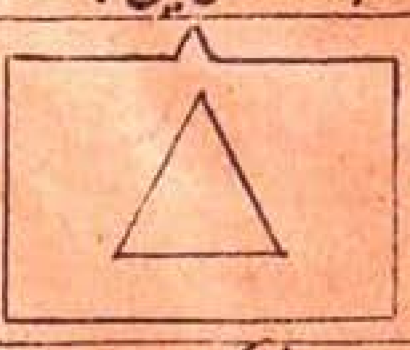

یہ شکل جوت روپ جو ستگور نے کہہ دیا
سندہکی آہین ترا ہیں ارہین ادم ہیں ہو دہارین

اسکی سمادہی ناف کے استہان پر لگا
ہر دم بجے یہہ شبد سمادہی ہو بالیقین

چالیس یوم پانچ ہزار اسکا ہی عمل تب گپد ہیبد نگمنتی ہی پرگھٹ ہوجائیگا	اسکے ہیں ان سمادھی کے استہان ہوئیگا دیکھن ہوپار برہم کی بھا ...

نام سوبھا ہین کا بولو یا خالق کا ر دپا رے
سُرت سہاگن گپت گھٹ پسر یو طالب دیپ اوپا رے

سمادھی ہے چوتھی برین وسیرین یہ سورج ستارہ ہے دن ایت وار یہ قلب عنصری اسکا استہان ہے یہ شکل اسکی ہے قلب کی شکل پر	کریم اور رحیم اوسکا ہی صفت وشین ہے جوت اوسکی سورج طرح تابدار کہ پہلوی چپ زیر پستان ہے ہے آسن لگا عرش پر عقل پر

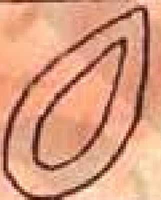

کہو منہ سے تم یہ برین وسیرین یہ استہان ہے عرش رحمان ہی عمل اس کا پچیس دن دس ہزار ہے جوتا اگر اس سمادہی کا نور فرشتوں کی تسبیح کا بھی ندا- ہو ویراٹ کل اسکے پانسکے پاس سبھی راجے اور راؤ ٹھاکر تمام وہ مٹی کو بکہہ سے بنا دے سورن	سمادھی لگی اس میں سورج کی شین سمادہی ہے گوبند بہگوان ہے کہوں اس کا پہل ست گورو سہ بچار فرشتے نظر میں پڑیں دور دور پڑے کان میں سن میں تن میں صدا ہوں جن وپری آدمی اوسکے داس کریں خوف ہوں اوسکے در کے غلام ہو مقبول ویراٹ میں اوس کا برن

برین وسرین سمادہ لگا کر بن ہر مندر ٹھاکر رے
تم ہری رن گوبند کی صورت طالب تم اپا کر رے

سنو سنت اپنی کی پانچویں سمادھی زمین آسماں اور بہشتی کا بانی سخر السموات والارض منہا	یہ ہے دیوتا ذر کا دیتا ہے سمادھی سبھی اوس پہ ظاہر ہو جو ہے نہانی عزیز اور جبار وصفش بدیہا

یہ جمعہ کا وہ دن ہے
…سید ہر دس ہزاری
…کا استھان جانو

یہ سبز اور سفید رنگی جوتا گری ہے
کہو سنہیں سنتو سمادھی کی باری
تم ایڑ کی شکل اور جیسکر پچھانو

ایڑ

سمادھی لگاؤ سمادھی لگاؤ
ہوئی کمت ترلوک کی سب کہانی
رہے سیر فی اللہ میں عارف کا آسن

سکو بت پوری سے اگاڑی کو جاؤ
تیری جوت جوتا کے اندر سمانی
ملے اوسکی بولی سے گوبند کی بانی

جو ویرات میں وہ ہو پراپت شکل ایڑی کی جانو رے
طالب ہو ایڑی میں لینا ایک ہی روپ پچھانو رے

ہے چھٹا برہم شبد کا کھنڈ
سب تیرے ہیں دیو اور رکیشر
پرلبہت کی پوتھی ہے تیرے پاس
سب اچھیا تیری کے زیر شستر
ہر دن تری حاضری کرینگے
تعریف برہم کی عظیمی
چمکار ستارہ ہے عطارد
پینتیس دن اور دس ہزاری
یہ اوسکی سمادھی کی ہے صورت

توبشن برہم ہے برہمنڈ
تو جیو کا پرش کا ہے ایشر
تو خواہ سنوار خواہ کر ناس
آدم ہو پری ہو جن و جنتر
آنکر سر کو تیرے چرن پر دہرینگے
دن بدھ سفید جوت سیمی
استہان دو بہوانکے بیچ وارد
ہے ناک کی جڑہ میں دمک وہاری
ابھیاس ہے ترکٹی کی مورت

برہم

یہ کرشنا سمادھی ہے بچارو
سنئے بہی زبان سی شبد سارو

برہم سمادہ کرشنا روپا تریا بد کو جاوے رے
پیر چشتی کا طالب سادہو کھول کے بہید بتادے رے

ساتویں ہنا سماد ہی جان لو
چاند سورج کا پچھونا ہے یہان
ہے جلال اندر جمال اسمیں ملا
جوت اوسکی زرد ہے اسپید ہے
شکل اوسکی دیکھکر سُرتی لگا

صفت محیی مغز [illegible]
سوم کے دن کا ملا [illegible]
سر کی چوٹی پر سما [illegible]
خواجہ جے پال جی کا بھید ہے
تو تجھے اس دیس کا لاگے پتا

ہے عمل پچاس دن اور دس ہزار
جوت اوسکی سر سے پاؤں تک
جو نہیں جانا کسے وہ جانوں گے
کال مرتی تم سے بھاگے دور تک
زہر ہو تیرے لئے شہد و شکر
کام کی بہو جن کی ترشنا نہ رہے
لین میں ہو لین مُکتی ہو گئی
تریا پد میں دور تک آسن لگا
مکت میں راماں کرشناں آپ ہو
پوتھی امرت بانی آخر ہے ختم
جو مجھے اپدیس ستگور نے کہا
خواجہ چشتی کا میں خدمت گار رہوں
عمر الدین طالب ہوں جگ کی ہو رہوں

خواجہ جے پال جی کے یادگار
در کھلیں گے عرش سے پھر تا سمک
جو نہیں دیکھا کسے پہچانوں گے
جسم کی کیا شکتی تیری مقدور تک
نیش ہو گا نوش تریاقوں کا گھر
سونے پینے کی ترشنا نہ رہے
ہر نر گوبند کی شکتی ہو گئی
ہر کے ساکھی ہر میں ہی تیرا سو بھا
شنگت میں ایشر ہو جب ہو جاپ ہو
سید تم ابھیاس تم بانی ہے تم
سب ادھی شبد منتر لکھدیا
ہوں فدا قربان ہوں بلہار ہوں
ستگور چشتی کا میں مشکور ہوں

تمت	ست گور چشتی کے بلہارے جس یہ شبد بتایورے ست سنگت سے ست ہو طالب ست میں ست سماورے	بالخیر

از حکیم شہاب الدین صاحب

نسخۂ او چون دوائے طبع شد

پنج گنج چشتی اینک طبع شد

عمر الدین طبیب درد دل

از مولوی محمد ابراہیم صاحب

نسخۂ حق نوشت از سر جوش

حرف حرفش لباس عرفان پوش

آمد از ہاتف این ندا در گوش

قدح پنج گنج چشتی نوش

عمر دین صاحب ہوش

معین اہل صفا

پنج چون نظر کردم

برگفت ای صوفی